عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۲۸ رجب تا ۴ شعبان ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۷ اکتوبر تا ۲ نومبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۲۳

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

انیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

منظور ہونے والی قراردادیں

قادیانی نام نہاد فرشتے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے نام کھلا خط

قیمت: ۵ روپے

مونچھیں قینچی سے کاٹنا سنت اور استرے سے صاف کرنا جائز ہے:

س: ...... داڑھی کے متعلق شرعی احکامات کیا ہیں؟ غالباً یہ سنت ہے۔ اصل مسئلہ داڑھی کی نوعیت اور وضع قطع کا ہے۔ عام مشاہدہ میں تو طرز و وضع کی داڑھیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بعض حضرات بہت گھنی سر سید نما رکھتے ہیں، بعض صرف ٹھوڑی پر رکھتے ہیں، اور دائیں بائیں رخساروں کے بال ترشوا دیتے ہیں۔ عرب ممالک میں اس کا عام رواج ہے بعض داڑھی کے ساتھ ساتھ مونچھیں بھی رکھتے ہیں، بعض استرے سے مونچھیں منڈوا دیتے ہیں، مہربانی کرکے وضاحت کریں کہ حنفی عقیدہ کے مطابق اصل احکامات کیا ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں کچھ حدود اور قیود ہوں گی، اور باقی انفرادی اختیار کو دخل ہوگا، اگر ایسا ہے تو وہ کیا حدود ہیں جن کی پابندی لازمی ہے، ٹھوڑی پر اور دائیں بائیں رخساروں پر کتنے بال ہونے چاہئیں؟ سائز میں کتنی لمبی ہوں، مونچھیں رکھنا، ترشوانا یا استرے سے منڈوانا کونسا صحیح طریقہ ہے؟ کیا گردن کی نچلی طرف نرخرے کے نیچے سے بال صاف کراسکتے ہیں، وضاحت فرمائیں؟

ج: ...... حدیث پاک میں داڑھی بڑھانے اور مونچھوں کو صاف کرانے کا حکم ہے۔ حنفی مذہب میں داڑھی بڑھانے کی کم از کم حد یہ ہے کہ داڑھی مٹھی میں پکڑ کر جو زائد ہو اس کو کاٹ سکتے ہیں اس سے زیادہ کاٹنا جائز نہیں، گویا داڑھی کم از کم مٹھی ہونی چاہئے۔

مونچھوں کا حکم یہ ہے کہ قینچی سے باریک کترانا تو سنت ہے اور استرے سے صاف کرانا بعض کے نزدیک درست ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے اور لبوں کے برابر سے مونچھیں کاٹ دی جائیں تب بھی جائز ہے۔

مونچھوں کا سکھوں کی طرح بڑھانا حرام ہے، اور تراشنا ضروری ہے، تراشنے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ پوری مونچھوں کو صاف کردیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ لب کے پاس سے اتنا تراش دیا جائے کہ لب کی سرخی ظاہر ہوجائے۔

داڑھی منڈانے کا گناہ ایسا ہے کہ ہر حال میں آدمی کے ساتھ رہتا ہے:

س: ...... کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بغیر داڑھی کے کوئی شخص مسجد میں اذان نہیں دے سکتا اور نہ ہی وہ امامت کرسکتا ہے، اور کچھ لوگ اس بات کے حق میں ہیں، زیادہ تر کوشش کرکے نماز باجماعت پڑھتا ہوں، اس لئے میں نے رمضان میں جب موقع ملا اذانیں بھی دیں، لیکن چار روزہ پہلے میں مغرب کی اذان دینے والا تھا کہ کچھ لوگوں نے مجھے اس وجہ سے اذان نہیں دینے دی کہ میری داڑھی نہیں ہے۔ اب اہم مسئلہ یہ ہے کہ کیا کوئی بغیر داڑھی کے اذان دے سکتا ہے یا کہ نہیں؟ اور داڑھی کی ہمارے مذہب میں کیا اہمیت ہے؟ کیا داڑھی ہر مسلمان پر فرض ہے؟ کیا داڑھی کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی؟ اور داڑھی کتنی بڑی ہونی چاہئے؟

ج: ...... داڑھی رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس کا منڈانا اور کترانا (جب ایک مشت سے کم ہو) حرام ہے، اور ایسا کرنے والا فاسق اور گناہگار ہے۔ فاسق کی اذان و امامت مکروہ تحریمی ہے۔ داڑھی کی شرعی مقدار واجب ایک مشت ہے، رہا یہ کہ اس کی عبادت قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے مگر اتنی بات تو بالکل ظاہر ہے کہ جو شخص عین عبادت کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کررہا ہو اس کا قبولیت کی توقع رکھنا کیسا ہے؟ داڑھی منڈانے کا گناہ ایسا ہے کہ سوتے جاگتے ہر حال میں آدمی کے ساتھ رہتا ہے۔

شادی کرنا زیادہ اہم ہے یا داڑھی رکھنا:

س: ...... میں ایک غیر شادی شدہ نوجوان ہوں، اب میری شادی کا پروگرام طے ہورہا ہے دو جگہوں پر صرف داڑھی کی وجہ سے انکار کیا گیا اور تیسری جگہ بھی یہی شرط رکھی گئی ہے اس طرح میرے لئے ایک پیچیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ کیونکہ مجرد کی حیثیت سے میں ہمیشہ زندگی بسر نہیں کرسکتا اور گناہ کا ارتکاب ممکن ہے عالیجناب سے گزارش ہے تحریر فرمائیں کہ داڑھی اور شادی کرنے کی دین اسلام میں کیا فضیلت ہے، دونوں میں کونسا عمل زیادہ اہم سمجھا جائے گا؟ ازراہ کرم اس سلسلے میں میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے مجھے مفید مشورہ دے دیا جائے۔ نیز میرے والدین کا مشورہ یہ ہے کہ شادی کرنے کے بعد آپ داڑھی پھر رکھ سکتے ہیں مگر شادی آج کے دور میں ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہے کیونکہ شادی کا تعلق عمر سے ہے۔

ج: ...... داڑھی اور شادی دونوں کی اہمیت اپنی جگہ ہے، داڑھی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت، مردانہ فطرت اور شعائر اسلام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے کا بار بار حکم فرمایا ہے اور اسے صاف کرانے پر غیظ و غضب کا اظہار فرمایا ہے، یہی وجہ ہے کہ داڑھی رکھنا بالاتفاق واجب ہے اور منڈانا یا ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں کترانا بالاتفاق حرام اور گناہ کبیرہ ہے، جو لوگ داڑھی کو نفرت سے دیکھتے ہوئے شادی کے لئے داڑھی صاف کرانے کی شرط لگاتے ہیں وہ ایک سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور شعائر اسلام کی توہین کرنے کی وجہ سے ایمان سے خارج ہیں۔ آپ کو شادی کے لئے داڑھی صاف کرانے کی فکر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ان لوگوں کو تجدید ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

۲۸ رجب تا ۴ شعبان ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۷ اکتوبر تا ۲ نومبر ۲۰۰۰ء

جلد: ۱۹ شمارہ: ۲۳

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

☆ بیاد گار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۱۹۸۹
کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اسی شمارے میں

انیسویں ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی اور مرزا طاہر کا واویلا .... (اداریہ) 4
انیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منظور ہونے والی قراردادیں 6
ہماری موت و حیات ناموس رسالت ﷺ کے لئے .... (ماسٹر تاج الدین انصاریؒ) 8
قادیانی نام نہاد فرشتے .... (مولانا منظور احمد الحسینی) 11
چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے نام کھلا خط 14
قادیانیت دہشت گرد تنظیم .... (ڈاکٹر دین محمد فریدی) 16
میں کہاں کہاں نہ پہنچا دید کی لگن میں! .... (ابوالحسن شاہ آسی) 20
اخبار ختم نبوت 22
علم کی تحصیل کے لئے علماء کرام کے مشقت آمیز اسفار .... (مفتی محمد ساجد قاسمی) 25

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انیسویں ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی اور مرزا طاہر کا واویلا

۱۲، ۱۳/ اکتوبر کی مسلم کالونی میں ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت اپنے امیر محترم شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا بشیر احمد، مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی کی قیادت اور رہنمائی میں جمع ہوئے۔ جمعرات کی صبح ہی سے ہر طرف عقیدت و محبت کے جذبے سے سرشار یہ عظیم مجاہد، اسلام کی عظمت کی تصویر بنے ہوئے۔ پنڈال کے اطراف اور باہر کی سڑک پر ہر طرف سر ہی سر نظر آرہے تھے۔ جیش محمد ﷺ اور دیگر جہادی تنظیموں کے رضاکار اور شبان ختم نبوت کے رضاکار ہر مہمان اور جاں نثاران ختم نبوت کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ مہمان مقرر کی آمد پر نعروں کی گونج میں ان کا استقبال کیا جاتا۔ وہ چناب نگر جہاں ۲۶ سال قبل ختم نبوت زندہ باد نعرے لگانے کی وجہ سے نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کو مار مار کر ادھ موا کر دیا گیا تھا، آج الحمد للہ اسی جگہ مسلمان تاجدار ختم نبوت زندہ باد، نعرے لگاتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ پنڈال میں پھیلے ہوئے جاں نثاران ختم نبوت کے سر فخر سے بلند ہوگئے اور قادیانیوں کے چہرے تاریکی میں ڈوب گئے۔ قصر الخلافہ پر ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ جس طرح قادیانیوں کے چہرے اور قلوب سیاہ ہیں ان کی سیاہی کے اثرات ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہے تھے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے بہترین انداز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کا تذکرہ کیا اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دی، اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت مقدر ہوتی تو اس تقریر کو سن کر ہی قادیانی مسلمان ہو جاتے، مگر ہدایت کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے، اس دفعہ کانفرنس کی سب سے اہم خصوصیت یہ تھی کہ جمعیت علما اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن، جمعیت علما پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی، جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد، سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا اعظم طارق کے علاوہ پاکستان کے سرکردہ رہنماؤں مولانا عبداللہ بھکر، مولانا لقمان علی پوری، مولانا امیر حسین گیلانی، مولانا سید ضیا اللہ شاہ، مولانا عبدالمالک، حافظ ادریس، مولانا امجد خان، مولانا رشید میاں، شیخ الحدیث و جانشین شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی مفتی نظام الدین شامزئی، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید کہروڑ پکا، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید لنڈ، مولانا عبدالمجید صاحب سکھر والے، فاضل دارالعلوم دیوبند قاری خلیل احمد بندھانی اور دیگر اکابرین شریک ہوئے۔ امیر مرکزیہ حضرت اقدس اور نائب امیر مرکزیہ نے جس طرح دونوں دن سرپرستی اور رہنمائی فرمائی اور توجہات و نظریات سے نوازتے رہے وہ اس کانفرنس کی خصوصیت تھی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی انتھک محنت اور مولانا محمد اکرم طوفانی اور ان کے نوجوان ساتھیوں کی خدمت اور مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد، مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا ضیا اللہ شاہ، مولانا غلام مصطفیٰ، محمد طفیل، حفیظ اللہ، مولانا فقیر اللہ اور خادمان ختم نبوت کی خدمت کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی، ان حضرات کی یہ وابستگی عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت اور عظمت کی کھلی دلیل ہے۔ مقررین نے عموماً اور مولانا فضل الرحمن، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا لقمان علی پوری، مولانا اعظم طارق اور قاضی حسین احمد خصوصاً جس مدلل انداز میں مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت کی شرانگیزی اور اسلام دشمنی اور این جی اوز کی آڑ میں ارتدادی سرگرمیوں کو پیش کیا اور مولانا شاہ احمد نورانی نے پوری دنیا میں قادیانیت کے فتنہ کی شرارتوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا، اس پر نورانی صاحب تحسین کے مستحق ہیں۔ مولانا فضل الرحمن نے امریکہ اور مغرب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے اپنے ضابطوں کے مطابق پارلیمنٹ اور عدلیہ کسی ضابطے اور قانون کی وضاحت کے لئے کافی ہیں۔ اس جمہوری اصولوں کی بنا پر روس اور کمیونسٹ ممالک کے تختے الٹے گئے، افریقہ میں اس کو تسلیم کیا گیا اور اب انڈونیشیا میں اس اصول کے مطابق مشرقی تیمور کو عیسائی ریاست بنایا گیا۔ اس قانون کے تحت مغربی دنیا میں عورتوں کو آزادی دے کر مردوں پر بالادست بنایا گیا۔ اب انہی اصولوں کے مطابق جب برصغیر کے چالیس کروڑ سے زائد مسلمانوں نے قادیانیوں کو کفریہ عقائد کی وجہ سے مسلمان تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ پارلیمنٹ جو قانون ساز ادارہ ہے، اس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور ماریشس کی عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ پاکستان کی حکومت نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے رہے ہیں اور اب تو جنوبی افریقہ کی غیر مسلم عدالت نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے تو پھر امریکہ اور مغرب کے لئے کیا جواز ہے کہ وہ اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرے؟ پھر خود قادیانی مسلمانوں کو کافر ہی نہیں بلکہ پکا کافر قرار دیتے ہیں، مسلمانوں کو جنگل کے خنزیر اور کتے قرار دیتے ہیں، مسلمان عورتوں کو کنجریاں قرار دیتے ہیں ایسی صورت میں مغرب کے لئے کیا جواز ہے کہ وہ اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرے اور اپنا فیصلہ مسلمانوں پر مسلط کرے؟ مسلمان کسی

ختم نبوۃ

صورت میں امریکہ اور مغرب کو مذہبی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اگر قادیانیوں کی سرپرستی عیسائیوں اور یہودیوں نے نہ چھوڑی تو اس کو مسلمانوں کے جہاد کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ قادیانیوں کے ساتھ مسلمان عیسائیوں سے بھی جنگ کریں گے۔ مولانا فضل الرحمن نے حکومت کو متنبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنانا اور اس آئینی حکم کی دیگر ممالک میں تشریح کرنا حکومت کی ذمہ داری تھی جس کو اس نے پورا نہ کر کے اسلام سے غداری کی ہے۔ اس کو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ انہوں نے جنرل مشرف کو خبردار کیا کہ وہ قادیانیوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی سرگرمیوں کی سرپرستی نہ کریں اور حکومتی اداروں پر این جی اوز کے نمائندوں کو بٹھا کر پاکستان کا اسلامی تشخص ختم کرنے کی کوشش نہ کریں ورنہ ان کا حشر بھی سابقہ حکمرانوں کی طرح ہوگا۔ مولانا فضل الرحمن نے نعروں کی گونج میں اعلان کیا کہ اگر مسلمان اس ملک کو قادیانی اسٹیٹ بننے کی اجازت نہیں دے سکتے تو عیسائی اسٹیٹ بنانے کی بھی اجازت نہیں دیں گے۔ جنرل صاحب کو یہ نفاذ شریعت کا عمل مکمل کرنا ہوگا یا اقتدار چھوڑنا ہوگا۔ مولانا فضل الرحمن نے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے عوامی رائے کا احترام کرتے ہوئے اسلامی نظام نافذ نہیں کیا تو ہم بزور طاقت اسلامی نظام لا کر رہیں گے۔ مولانا فضل الرحمن نے این جی اوز کی غیر اسلامی سرگرمیوں پر روشنی ڈال کر مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ وہ ان سرگرمیوں کے سدباب کے لئے جدوجہد کریں۔ کانفرنس کی کامیابی کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کافی ہے کہ کانفرنس کی تقریروں نے مرزا طاہر کی نیندیں حرام کر دیں اور اس نے اس کانفرنس پر کھلے عام الفاظ میں تنقید کی۔ کانفرنس کی کامیابی سے بوکھلا کر اور اپنی ذریت کو جھوٹ کے دلدل میں مزید پھنسانے کے لئے کہتا ہے کہ قادیانی ناکام نہیں ہو رہے۔ چناب نگر کا نام تبدیل ہو گیا تو اس سے ہماری شکست نہیں ہوئی بلکہ ہم کامیابی کی طرف جا رہے ہیں۔ مرزا طاہر تم تو کہتے تھے کہ ربوہ کا نام خدائی نام ہے۔ کبھی خدائی نام بھی تبدیل ہوا ہے؟ مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، بیت المقدس، مسجد نبوی خدائی نام ہے۔ ۱۴سو سال سے اس کو کوئی نہیں مٹا سکا۔ پھر کہاں گئی تمہارے جھوٹے مدعی نبوت کی حقانیت۔ اب بھی ہوش کے ناخن لو۔ محدث العصر حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے خود فرمایا تھا کہ: "میں مرزا غلام احمد قادیانی کو جہنم میں جلتا ہوا دکھا سکتا ہوں"۔ مرزا طاہر تم کو ہر جگہ شکست ہو رہی ہے، تمہاری کروڑوں بیعت کی حقیقت مرزا منور صاحب مسلسل کھول رہا ہے، عیسائیوں اور یہودیوں کی حمایت بھی اس بات کی مکمل گواہی ہے کہ تم اسلام سے بہت دور ہو، مرزا طاہر تم تو پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی بات کرتے تھے اب چناب نگر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان ہو رہی ہے جس کی آواز تمہارے قصر خلافت، قصر خباثت اور تمہاری عبادت گاہوں تک گونج رہی ہے اور تمہاری عبادت گاہیں خاموش ہیں اب بھی تمہیں ہوش نہیں آئے گا؟ اس لئے تمہارے دلوں پر تمہارے باپ جھوٹے مدعی نبوت کی طرح مہر لگی ہوئی ہے۔ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان تمہارے کفر پر گواہ ہیں۔ ڈش انٹینا تمہارے باطل ہونے کی کھلی دلیل ہے، انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب چناب نگر کے قصر خلافت میں عقیدۂ ختم نبوت کے ترانے گونجیں گے اور سادہ لوح قادیانی تمہارے جال سے نکل کر پھر اسلام کے دامن میں آئیں گے۔ لالچ و حرص کے مارے ہوئے لوگوں کو کب تک غلام بناؤ گے انشاء اللہ یہ صدی اسلام کی صدی ہے، اسلام غالب آکر رہے گا۔

مولانا محمد انور فاروقی بھی داغ مفارقت دے گئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم مبلغ ہر اسلامی تحریک کے روح رواں کراچی میں علماء دیوبند کے مخلص سپاہی، شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل مخدوم مکرم مولانا محمد انور فاروقیؒ علماء، صلحاء، مخلصین، محبین، دوست واحباب کی خدمت کرتے کرتے دیکھتے ہی دیکھتے ہم سے ایسے رخصت ہوئے اور ایسا داغ مفارقت دیا کہ ذہن ابھی تک تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ محمد انور رانا ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال منتقل کر کے مطمئن ہو کر گئے کہ طبیعت میں بہتری آئی ہے اور ختم نبوت کانفرنس شروع ہوئی۔ ادھر مولانا محمد انور فاروقیؒ کی بے تاب روح جو ختم نبوت کانفرنس میں عدم شرکت پر بے قرار اور بے چین تھی اپنے محبوب حقیقی کی طرف پرواز کر گئی۔ کتنا خوش نصیب ہے مولانا محمد انور فاروقیؒ کہ اس شان سے رخصت ہو کر ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت، امیر مرکزیہ، نائب امیر مرکزیہ، حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی اور دیگر تمام رہنما اس کو خراج عقیدت پیش کر رہے تھے۔ ادھر جاں نثاران ختم نبوت عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کو بلند کر کے اپنے گھروں کو رخصت ہو رہے ہیں ادھر مولانا محمد انور فاروقیؒ خراج عقیدت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے راضی ہو کر جنت الفردوس کی طرف قلب مطمئنہ لے کر رخصت ہو رہے تھے۔ یہ اتفاق نہیں مولانا محمد انور فاروقیؒ کی زندگی، پر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی خدمات کی قبولیت کی علامت ہے۔ آج ہم سب مولانا محمد انور فاروقیؒ کے غم میں افسردہ ہیں اور دعا گو ہیں کہ برادرم حاجی اختر، عبدالستار اور مولانا محمد انور فاروقیؒ کے پسماندگان صاحبزادوں کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ یاد رہے کہ جنازہ میں ہزاروں عقیدت مندوں اور مریدین نے شرکت کی اور نماز جنازہ مولانا مفتی منیر احمد اخونؒ خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے پڑھایا۔

ختم نبوۃ

اُنیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

میں منظور ہونے والی قراردادیں

☆……عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی انیسویں ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع قادیانیوں کی جانب سے اندرون ملک وبیرون ملک اسلام، پاکستان اور علمائے اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈوں کی مذمت کرتے ہوئے یہ حقائق واضح کرنا چاہتا ہے کہ قادیانیوں نے قیام پاکستان کو تسلیم نہیں کیا، قیام پاکستان کے بعد اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کی، پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی گئی، مسلمانوں نے جب احتجاج کیا تو ریاستی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا، اب بھی قادیانیوں نے آئین کو تسلیم نہیں کیا اور کھلے عام آئین کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں، اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے مطابق ان کو مسلمان کہلوانے، مساجد نما عبادگاہیں بنانے اور کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور تمام اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکا جائے۔

☆…… یہ اجلاس این جی اوز کی آڑ میں قادیانیوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی غیر اسلامی اور ارتدادی مغربی تہذیب مسلط کرنے کی مذموم کوششوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر این جی اوز کی غیر اسلامی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے اور خاص کر قادیانیوں کی اندرون سندھ و پنجاب کے بعض علاقوں میں زبردستی مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی مہم کو ختم کیا جائے۔

☆……یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوری طور پر اسلامی نظام نافذ کیا جائے، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو آئینی شکل دے کر لاگو کیا جائے اور مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆……یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ملک میں فوری طور پر بلاسود بینکاری اور مالیاتی نظام شروع کیا جائے تاکہ ملک سود کی لعنت سے پاک ہو اور اللہ تعالیٰ کا عذاب دور ہو۔

☆……یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا طاہر لندن میں بیٹھ کر کھلے عام پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کر کے پاکستان کو ختم کرنے کی سازش تیار کر رہا ہے اور کھلے عام اس کا اعلان کرتا ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان مرزا طاہر کی غیر آئینی اور پاکستان کے خلاف سازشیں کرنے کی وجہ سے اس پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

☆……یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی جانب سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے خلاف قادیانیوں کے مظالم کو روکا جائے خاص کر حافظ بلال سرائے سدھو کبیر والا کے قادیانی قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

☆……یہ اجلاس پاکستان کی موجودہ حکومت کی معاشی پالیسی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کی معاشی پالیسی کو اسلامی سانچے کے مطابق ڈھالا جائے اور آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے چنگل سے آزاد کرایا جائے۔ ناجائز اور ظالمانہ ٹیکس کا نظام ختم کیا جائے اور تاجروں کو تجارت کا پرامن ماحول فراہم کیا جائے۔

☆…… یہ اجلاس حکومت کے بعض وزراء اور این جی اوز کے نمائندوں خاص کر وزیر داخلہ اور وزیر بلدیات کے بیانات کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں غیر ذمہ دارانہ بیانات سے روکا جائے ورنہ علماء کرام خود ان کو روکنے پر مجبور ہوں گے۔

☆…… یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جماعت کو خلاف اسلام پاکستان دشمن سرگرمیوں میں مصروف عمل قرار دے کر انجمن احمدیہ پر پابندی عائد کرے اور اس کے اثاثے حق سرکار ضبط کرے۔

☆…… یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ الطاف حسین کے اس بیان کی کہ: "قادیانیوں کو ان کے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے دی جائے۔" پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں تمام حقوق حاصل ہیں لیکن وہ آئین پاکستان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اور وہ مسلمانوں زبردستی کافر قرار دے کر مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ یہ اجلاس الطاف حسین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں سے متعلق بیانات سے قبل حقائق کو پیش نظر رکھیں۔

☆…… یہ اجلاس طالبان کی حکومت کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے۔

☆…… یہ اجلاس اقوام متحدہ اور عالم اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ دونوں طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کرے۔

☆…… یہ اجلاس فلسطین کے مسلمانوں پر اسرائیل کے ظالمانہ اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے آواز اٹھائے امام کعبہ کی جانب سے اسرائیل کے خلاف فتویٰ کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔

ختم نبوۃ

☆...... یہ اجلاس کشمیر کے مسلمانوں پر بھارت کے مظالم کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے اور کشمیری مسلمانوں اور ان کی حمایت میں لڑنے والی تمام جہادی قوتوں کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔

یہ اجلاس پاکستان کے دینی مدارس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور امریکہ اور مغرب کی جانب سے دینی مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈوں کی مذمت کرتے ہوئے یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ اگر ان دینی مدارس یا جہادی قوتوں کے خلاف حکمرانوں نے کوئی اقدام اٹھانے کی کوشش کی تو ان کی مزاحمت کرے گا اور دینی مدارس کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دی جائے گی۔

یہ اجلاس ملک میں مہنگائی اور بیروزگاری پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کو موجودہ حکومت کی ناکامی قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ مہنگائی اور بیروزگاری کے خاتمہ کے لئے ممکنہ اقدامات کئے جائیں۔

☆...... یہ اجلاس حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے سانحہ شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اصل قاتلوں کو گرفتار کرکے سزا دے اور تاحال قاتلوں کی گرفتاری میں ناکامی حکومت کی بہت بڑی نااہلی ہے، اگر حکومت نے قاتلوں کو گرفتار نہ کیا تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔

☆...... یہ اجلاس لسانی اور قوم پرست جماعتوں کے رہنماؤں کی جانب سے پاکستان اور علماء حق کے خلاف بیانات کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرنا چاہتا ہے کہ پاکستان اسلام کے لئے بنا تھا اس لئے یہاں پر اسلام اور علماء کرام کے خلاف بیانات کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی۔

☆...... یہ اجلاس الطاف حسین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسلام اور علماء کرام کے خلاف بیانات کا سلسلہ بند کردیں بصورت دیگر علماء کرام ان کا جواب دینے پر مجبور ہوں گے۔ اجلاس حکومت پاکستان کے خلاف بیانات کی بھی مذمت کرتا ہے اور کشمیر سے متعلق بیان کو کشمیر کی آزادی کی راہ میں رکاوٹ تصور کرتا ہے۔

☆...... یہ اجلاس ملک میں کیبل سسٹم کے تحت ٹی وی نشریات کی اجازت کی مذمت کرتے ہوئے اس کے خلاف چلنے والی ہر تحریک کی مکمل حمایت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بے حیائی اور فحاشی پھیلانے والے اس سلسلے کو فوری طور پر بند کیا جائے، اس لئے پاکستان ٹیلیویژن کی جانب سے فحاشی پھیلانے والے ڈراموں کو فوراً بند کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر پاکستانی قانونی طور پر پابند ہے کہ وہ ووٹ کا اندراج کروائے جبکہ قادیانی جماعت کی پالیسی اس کے خلاف ہے۔ قادیانی اپنی ووٹر لسٹوں میں حیثیت ووٹر اپنے آپ کو اندراج نہیں کراتے۔ یہ آئین کی صریح خلاف ورزی ہے۔ حکومت نوٹس لے اور ووٹر لسٹوں کا اندراج مکمل کرائے۔

☆...... اور ایسے اخبار پر پابندی عائد کی جائے جو فحاشی پھیلانے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ انٹرنیٹ، ڈش انٹینا اور فحاشی پھیلانے والے بیوٹی پارلروں پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ اجلاس میں مولانا اسعد مدنی کی اہلیہ، شیخ المشائخ خواجہ خواجگان کی اہلیہ، فرزند اسلام دیوبند مولانا فیض علی شاہ، شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر کے صاحبزادے اور پوتے مولانا محمد اجمل خان کے داماد پروفیسر منظور الاسلام مبلغ اسلام مولانا سید ممتاز الحسن شاہ، حاجی خلیل احمد لدھیانوی کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(عبدالعلیم احقر اچھڑیاں، مانسہرہ)

محمدؐ رہنما ہے، راہبر ہے
محمدؐ باعثِ شرف بشر ہے

محمدؐ باعث تخلیق کونین
دو عالم کا محمدؐ تاجور ہے

محمدؐ بے سہاروں کا سہارا
کرم سے اسؐ کے عالم بہرہ ور ہے

محمدؐ رحمت للعالمین ہے
وہؐ رحمت واسطے جن و بشر ہے

کریں کروبیاں جسؐ کی غلامی
وہؐ جس کی کہکشاں بھی راہگزر ہے

محمدؐ شافع میدان محشر
محمدؐ ساقیٔ حوض کوثر ہے

وہؐ جس کے نور سے عالم منور
کہ ذرۂ خاک بھی رشک قمر ہے

امام الانبیاءؐ ختم الرسل ہے
وہ دانائے سبل ہے راہبر ہے

ہوا حاصل جسے قرب الٰہی
شبِ معراج پہنچا عرش پر ہے

محمدؐ مقتدائے مقتدایاں
محمدؐ حاصل سب بحر و بر ہے

کرے توصیف کیا ناچیز احقر
غرض بعد از خدا بزرگ و تر ہے

ختم نبوۃ

ماسٹر تاج الدین انصاریؒ

ہماری موت وحیات ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

ماسٹر تاج الدین انصاری ایک ہوشیار سیاستدان کی طرح مختصر الفاظ کی باقاعدہ نشست میں زیادہ سے زیادہ معانی ادا کرنے کی خوبی کے مالک تھے۔ زبان سلیس اور چھوٹے چھوٹے الفاظ میں گہرائی کی بات کہہ جاتے تھے، اور جو بول بھی بولتے تھے ناپ تول کر بولتے۔

تقریر میں موضوع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے، اور الفاظ کی ترتیب سے معلوم ہوتا تھا کہ دماغ سے مشورہ کرکے زبان پر آرہے ہیں۔ روانی اور جوش کی بہ نسبت تحمل اور بردباری زیادہ تھی، آپ اپنی باتوں سے دماغوں کو جیتنے کے ہنر میں ماہر تھے۔

ذیل میں آپ کی چند تقریر پیش خدمت جو آپ کی ادارت میں نکلنے والے روزنامہ ''آزاد'' لاہور سے لی گئی ہیں۔

آپ مجلس احرار اسلام کے صف اول کے راہنماؤں میں سے تھے، یکم مئی ۱۹۷۰ء کو لاہور میں انتقال فرمایا اور قبرستان میانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں محو استراحت ہیں۔

آل مسلم پارٹیز کنونشن لائلپور کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس کا پہلا اجلاس بعد نماز جمعہ ٹھیک ۲ بجے عید باغ کے وسیع پنڈال میں شروع ہوا۔ پنڈال شمع رسالت کے پروانوں سے لق ودق بھرا ہوا تھا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب مرزا غلام نبی جانباز صاحب (مرزا غلام نبی جانبازؒ مجلس احرار اسلام کے مشہور شاعر، راہنما، مصنف اور ادیب تھے، ساری زندگی انگریز اور اس کے ایجنٹوں سے ٹکراتے رہے، کئی سال تک قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ قیام پاکستان کے بعد امرتسر سے فیصل آباد اور پھر لاہور منتقل ہوگئے، ''کاروان احرار'' کے نام سے مجلس احرار کی آٹھ جلدوں میں تاریخ مرتب کی، حیات امیر شریعت، مسیلمہ کذاب سے لے کر دجال قادیان تک کئی ایک کتابوں کے مصنف تھے، ۱۹/نومبر ۱۹۹۲ء کو انتقال ہوا۔ شاد باغ لاہور کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں) نے قبلہ ماسٹر تاج الدین صاحب انصاریؒ صدر مرکزیہ مجلس احرار اسلام سے التماس کی کہ وہ اپنے خیالات عالیہ سے سامعین کو مستفیض فرمائیں۔ ماسٹر صاحب مائیکروفون کے سامنے تشریف لائے، لوگوں نے تاج الدین انصاری زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔

آپ نے اپنے مخصوص انداز میں اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ'' آج سے کچھ عرصہ پہلے اسی گراؤنڈ میں، میں نے آپ کو خطاب کیا تھا، اس تقریر کا جملہ جملہ مجھے یاد ہے میں کبھی جذبات میں نہیں بہتا اور نہ ہی کبھی میں نے عوام کو جذبات میں بہانے کی کوشش کی ہے۔ خدا کا فضل ہے کہ میں اپنے جذبات پر قابو رکھتا ہوں، بے شک اس وقت میرے جذبات ہنگامہ کراچی کے باعث بے حد مجروح تھے، طبیعت میں اضطراب بھی تھا اور اشتعال بھی تھا لیکن میں نے ٹھنڈے دل سے سوچ کر ایک بات کہی تھی کہ:

''ہماری تحریک اب ایک چوراہے پر آگئی ہے، اور ہمیں سوچنا ہے کہ ہم کدھر کو جائیں؟

جب انگریز یہاں پر موجود تھا اس وقت بھی یہ تحریک چلتی تھی، اس وقت ہماری مشکلات مختلف تھیں، مصیبتیں قدم قدم پر ہمارا استقبال کرتی تھیں، اس وقت ہمارے دماغ میں یہ بات تھی کہ مرزائیت انگریز کی مصنوعی اولاد ہے، ان کی امداد کرنا انگریز کا فرض ہے۔ لہذا ہمیں قید وبند کی تاریک کوٹھریوں میں بھی بند کرنا بعید از عقل نہ تھا۔

ہم اس وقت کہتے تھے کہ خدایا ہماری مشکلات کب ختم ہوں گی، یہ بلا ہمارے سر سے کب ٹلے گی اور کب آزاد ہو کر اس فتنے کا انسداد کر سکیں گے؟ خدا خدا کرکے پاکستان بنا، ہم نے سمجھا کہ اب مرزائیوں نے مل کر سوچ لیا ہوگا کہ اب ہمیں کفر کی تبلیغ سے باز آجانا چاہئے اس فراڈ کو ختم کرکے ملت اسلامیہ میں شامل ہوجانا چاہئے۔ اور یا پھر چور دروازے سے واہگہ پار چلے جانا چاہئے، مگر ہماری حیرانی کی کیا پوچھتے ہیں کہ جب ہم نے دیکھا کہ مرزائیوں نے انگریز کے وقت سے زیادہ ڈٹ کر اپنا کام کرنا شروع کردیا اور ہمیں اس بات نے اچنبھے میں ڈال دیا کہ جتنے کارخانے بڑی بڑی بلڈنگیں اور اچھی اچھی کلیدی آسامیاں ہیں مرزائی ان پر قبضہ کرتے جارہے ہیں اور مہاجر مسلمان کو اپنی زندگی کی کٹھن منزل کو گزارنے کے لئے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔''

مرزائی ملک کے غدار :

ہم نے غور سے مطالعہ کیا اور بے تابی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے، ہم نے حکومت سے کہا کہ مرزائی ملک پر چھایا جارہا ہے اس کو روکو، ہم ایک گھنے جنگل کو صاف کرنے کی کوشش میں مصروف ہوگئے، لیکن ہم ایک شاخ کو کاٹتے تھے تو اس کی جگہ چار نئے شگوفے پیدا ہو جاتے تھے، مسئلہ کشمیر ایک ایسا مسئلہ تھا جس کے ساتھ پاکستان کی جان وابستہ تھی، جب ہم چلائے کہ مرزائیوں پر کڑی نگرانی رکھو یہ ملک کے غدار ہیں تو حکومت نے جواب دیا کہ تم یہ مسئلہ ابھی مت اٹھاؤ، مسئلہ کشمیر ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور ہم اس کو حل کرنے میں مصروف ہیں، ہمیں پریشان نہ کرو، ہم چپ ہوگئے، ایک سال گزر گیا، پھر ہم نے مرزائیت کا ملک میں محاسبہ کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ مرزائیت کا جال ملک میں اس طرح چھایا جارہا ہے کہ اگر اس جال کو فوراً کاٹ نہ دیا گیا تو مسلمانوں کی زندگی دشوار ہو جائے گی، چنانچہ ہم نے پھر حکومت کو آنے والے خطرات سے خبردار کرنا چاہا، جواب ملا کہ مرزائی ہمارا وکیل ہے تم اس کے خلاف مت کہو، انہی دنوں سر ظفر اللہ نے یو این او میں چھ گھنٹے تقریر کی۔ انگلستان کے تمام اخباروں نے ایک قصیدہ لکھا کہ : "دیکھو سر ظفر اللہ نے کشمیر کے کیس پر تقریر کرکے ریکارڈ توڑ دیا۔" ہم نے کہا اگر چھ گھنٹے کی تقریر سے کشمیر فتح ہوتا ہے تو پھر تو بڑی اچھی بات ہے لیکن جب ہم نے کشمیر کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں اور بھی دور نظر آیا لوگ جانتے ہیں کہ اس کی تقریر پر ہندوستان خوش ہوتا ہے، ہماری حکومت ہے کہ اس دفعہ نہیں تو ہمارا ظفر اللہ اگلی دفعہ کامیاب ہو جائے گا، لیکن ہمیں پہلے سے ہی پتہ تھا کہ یہ بیل کبھی نہ منڈھے چڑھے گی۔ آج جب ہمارے کیس کا ستیہ ناس ہو گیا ہے جب ہندوستان کے پنجے مضبوط ہو گئے ہیں، اور جب کوئی امید ان کے دامن سے وابستہ نہیں رہی ہے تو اب ظفر اللہ بھی کہہ رہا ہے کہ :

"مجھے کچھ زیادہ امید نہیں جب ہمیں امید تھی، اس وقت ہمیں ٹرخایا گیا اور اب مایوسی کے عالم میں اعلان کرتے ہیں کہ مجھے کوئی زیادہ امید نہیں۔"

خارجہ پالیسی :

حضرات جہاں تک پاکستان کی خارجہ پالیسی کا مضبوط نہ ہونے کا تعلق ہے آپ اگر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کا واحد ذمہ دار ظفر اللہ اور صرف ظفر اللہ ہے۔

مرزائی وزیر خارجہ مسلمانوں کا نمائندہ نہیں مرزائیوں کا مبلغ ہے، آپ نے واقعہ کراچی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ :

"جب وزیر خارجہ کو پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر صنعت نے منع کیا تھا کہ تم جلسہ عام میں تقریر نہ کرو تو ظفر اللہ نے اس کو ٹھکرایا، اور مرزا بشیر الدین محمود کے حکم کی تعمیل کی، جس سے صاف ظاہر ہے کہ ظفر اللہ خواجہ ناظم الدین کا وفادار نہیں بلکہ مرزا بشیر الدین محمود کا ہے۔"

میں آج پھر کہتا ہوں کہ آپ ظفر اللہ سے پوچھ کر دیکھئے وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ اس نے عملاً اس کا جواب دے دیا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے تقریر سے منع کرنے کے باوجود جلسہ میں گیا اور تقریر کی۔

اپنی حکومت :

اگر آج فرنگی کی حکومت ہوتی تو ہم پہلے کی طرح اس کے گریبان سے الجھ جاتے، اس کی گولیوں کو اپنے سینوں میں جگہ دیتے لیکن ہم اب مجبور ہیں کہ اپنی حکومت ہے، متواتر سمجھا رہے ہیں کہ شاید سمجھ آجائے میں نے تو قید ہونے سے پہلے بھی حکومت کو کہا تھا کہ حکومت کے لئے دو ہی راستے ہیں کہ یا تو مرزائیوں کے مبلغ کو رسیوں سے باندھ لو اور پھر ہمیں جیل میں بند کردو۔ ہم نے تو فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر ہم نے رہنا ہے تو ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے اور اگر مرنا ہے تو ناموس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے۔

مسلم اتحاد :

آپ نے مسلم عوام سے اتحاد کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جیسے آپ نے پہلے اتحاد و اتفاق سے کام لے کر حکومت کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ ایک کمیونک (آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد پر حکومت کو یہ کمیونک جاری کرنا پڑا کہ آئندہ کے لئے کوئی قادیانی کسی جلسہ اور جماعتی میٹنگ میں شرکت نہیں کرے گا) کے ذریعے تمام مرزائی افسران کو باندھ دے، اگر اسی طرح آپ نے ہمت و استقلال سے کام لے لیا تو وہ دن دور نہیں کہ جب حکومت آپ کے مطالبات کے سامنے سر تسلیم خم کردے گی۔

ربوہ سازشوں کا مرکز :

ربوہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا وہ ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں بیٹھ کر مرزا بشیر الدین محمود اپنی سازشوں کا جال پھیلا رہا ہے، ربوہ وہ جگہ ہے جہاں اسلحہ اکٹھا کیا جارہا ہے، ربوہ وہ جگہ ہے جہاں پر کسی پولیس افسر نے جانے کی ہمت نہیں کی، ربوہ (انہیں اکابر کی مساعی جمیلہ کی بدولت ربوہ کھلا شہر قرار دیا جاچکا ہے، اور ربوہ میں اس وقت چھ مساجد اہل اسلام کی ہیں، جہاں

سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام زور شور سے جاری ہے۔ وہ جگہ ہے جہاں پر کسی مسلمان کو جانے کی اجازت نہیں، ربوہ وہ جگہ ہے جہاں پر نہ جانے کتنا بارود اکٹھا کیا جارہا ہے، پچھلے دنوں جب ربوہ میں ایک من دس سیر چار چھٹانک اور ایک تولہ بارود گیا تو ایک پولیس افسر بڑے زور سے وہاں گیا تو جب واپس آیا تو کہا کہ بارود گیا تو وہاں ہے لیکن وہ مرزائیوں کے مشق کے لئے گیا ہے، میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ وہاں پر کیسی مشق جاری ہے؟ وہاں پر گولیاں بنتی ہیں وہ گولیاں جن سے بڑے بڑے آدمیوں کے سینے چھلنی کئے جاتے ہیں، میں حکومت کو مشورہ دیتا ہوں کہ ربوہ اس صورت میں مرزائیوں کے پاس ایک منٹ کے لئے بھی نہیں رہنا چاہئے۔

اقلیت کا مطالبہ :

آپ نے اقلیت کے مطالبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ اس طرح سوچتے ہیں کہ اگر ان کو اقلیت قرار دیا گیا تو ان کو کچھ دینا پڑے گا، کتنی سادگی ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اب ان کے پاس کچھ نہیں اور پھر کچھ دینا پڑے گا میں کہتا ہوں وزارت خارجہ پر کس کا قبضہ ہے؟ آزاد کشمیر پر کس کا قبضہ ہے؟ پاکستان کی ہوائی فوج پر کس کا قبضہ ہے؟ پاکستان کے صنعتی عہدے کس کے پاس ہیں؟ اور دوسرے بڑے بڑے عہدے کس کے پاس ہیں؟۔ سنو میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں کہ جس دن ظفر اللہ وزارت خارجہ سے علیحدہ ہو گیا تو اس روز آدھے مرزائی مسلمان ہو جائیں گے اور جس روز ان کو اقلیت قرار دے دیا گیا، اس روز مرزا بشیر الدین محمود ڈھونڈتے پھریں گے کہ میرے ابا کی امت کہاں گئی ہے۔ (۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو ہزاروں قادیانیوں نے اسلام قبول کیا)

کبھی کبھی ہم لوگوں سے سنتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا ہے تحریک ٹھنڈی پڑ گئی ہے یہ خیال خام ہے، خدا کی قسم منزل خود کھنچ کر ہمارے قریب آرہی ہے۔

پچھلے دنوں اخبارات میں آیا ہے کہ وزیر خارجہ کو یہاں سے ہٹا کر وزیر صنعت یا کوئی اور وزیر بنا دیا جائے گا، یہ ہمارے مطالبہ کی توہین ہے کہ اس کو ہٹا کر اس پر مقدمہ چلایا جائے، ارے اس کو یہاں سے ہٹاؤ تو سہی پھر ہم تم کو بتائیں گے کہ اس نے کون کون سے ظلم قوم مسلم کے ساتھ کئے ہیں؟

آخر میں آپ نے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"مرزائی چاہتا ہے کہ ملک میں گڑبڑ پیدا کر کے مسلمانوں کو حکومت سے ٹکرا دیا جائے اور وہ خود بچ کر نکل جائے یہ ہمارا تجربہ ہے میں لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ کسی مرزائی کی نکسیر تک نہ پھوٹنے دو۔"

تحریک ختم نبوت ملکی سلامتی کی تحریک :

آخر میں آپ نے کہا کہ یہ تحریک سلامتی پاکستان کی آخری کشتی ہے، جو اس کشتی پر سوار ہو جائے گا وہ بچ کر نکل جائے گا اور جو اس پر سوار نہیں ہو گا وہ ڈوب کر مرے گا کہ میں وزیروں، امیروں اور دوسرے لوگوں کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ اور اس پر سوار ہو جاؤ تاکہ تمہاری عاقبت سدھر جائے۔

☆☆..................☆☆

Phone: 7512251
عبداللہ جیولرز
ABDULLAH JEWELLERS
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 80, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithador Karachi.

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات
Phone: 745080
ستارا جیولرز
ایڈریس : صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

ختم نبوۃ

مولانا منظور احمد الحسینی

قادیانی۔ نام نہاد فرشتے

ٹیچی نام نہاد فرشتہ :

"دو رات جس کے بعد جمعہ ۳/ مارچ ۱۹۰۵ء ہے ایک بجنے کے بعد پینتیس ۳۵ منٹ۔ اس رات میں (مرزا غلام احمد) نے خواب میں دیکھا کہ کچھ روپیہ کی کمی اور سخت مشکلات پیش ہیں اور بہت فکر دامنگیر ہے، میں کسی کو کہتا ہوں کہ ایک کاغذ بناؤ جس میں لکھا ہو کہ جمع یہ تھا اور خرچ یہ ہوا، کوئی میری بات کی طرف توجہ نہیں کرتا اور سامنے ایک شخص کچھ حساب کے کاغذات لکھ رہا ہے میں نے شناخت کیا کہ یہ تو بچی داس جمع خرچ نویس ہے جو کسی زمانہ میں خزانہ سیالکوٹ میں اسی عہدہ پر نوکر تھا میں نے اس کو بلانا چاہا وہ بھی نہ آیا لاپرواہ رہا اور میں نے دیکھا روپیہ کی بہت کمی ہے کسی طرح بات نہیں بنتی۔ اس اثنا میں ایک صالح مرد سادہ طبع سادہ پوش آیا اس نے اپنی بھری ہوئی مٹھی روپیہ کی میری جھولی میں ڈال دی اور ایسے جلدی چلا گیا کہ میں اس کا نام بھی نہیں پوچھ سکا مگر پھر بھی روپیہ کی کمی رہی پھر ایک اور صالح مرد آیا جو محض نورانی شکل سادہ طبع کوٹلہ کے ایک صوفی کی شکل کے مشابہ تھا جس کا نام غالباً کرم الٰہی یا فضل الٰہی ہے جس نے کرتہ بیچ کر ہمیں روپیہ دیا تھا صورت انسان کی ہے مگر علیحدہ خلقت کا آدمی معلوم ہوتا ہے، اس نے دونوں ہاتھ روپیہ سے بھر کر میری جھولی میں وہ روپیہ ڈال دیا اور وہ بہت سا روپیہ ہو گیا۔ میں نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا نام کیا ہوتا ہے نام کچھ نہیں، میں نے کہا کچھ بتلاؤ نام کیا ہے؟ اس نے کہا ٹیچی...... ؟ اور میں (مرزا غلام احمد) اس وقت چشم پر آب ہو گیا کہ ہماری جماعت میں ایسے بھی ہیں جو اس قدر روپیہ دیتے اور نام نہیں بتلاتے اور ساتھ ہی کہتا ہوں کہ یہ تو آدمی نہیں ہے، یہ تو فرشتہ ہے اور جب بہت سے مال کا نظارہ میرے سامنے آیا میں نے کہا میں اس (بہت سے مال) میں سے منظور محمد کی بیوی کو دوں گا کہ وہ حاجت مند ہے اور جب میں نے یہ خواب دیکھا اس وقت رات کا ایک بج کر اس پر پینتیس منٹ زیادہ گزر چکے تھے۔" (مجموعہ الہامات مرزا تذکرہ ص ۵۲۹)

بہت سے فرشتے :

صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ایک روز صحن مکان میں لیٹ رہے تھے جو ہمیں کشفِ ملکوت ہوا اور کشف میں بہت سے فرشتے دیکھے کہ بہت خوبصورت لباس فاخرہ اور صاف پہنے ہوئے وجد کرتے اور گاتے ہیں اور ہماری طرف بار بار چکر لگاتے ہیں اور ہر چکر میں ہماری طرف ہاتھ لمبا کر کے ایک غزل کا شعر پڑھتے ہیں اور اس مصرعہ کا آخر لفظ "پیر پیراں" ہے وہ عین ہمارے منہ کے سامنے ہاتھ کر کے ہماری طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں "پیر پیراں"۔

(مسیح قادیاں کی انجیل مقدس تذکرہ ص ۷۹۸)

ایک فرشتہ :

"مجھے ایک جگہ دکھلادی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" (تذکرہ ص ۵۸۵)

درخت لگانے والے فرشتے :

آج جو ۶/ فروری ۱۸۹۵ء بروز یک شنبہ ہے، میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بد شکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں، میں نے بعض لگانے والے (فرشتوں) سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے، میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس (فرشتے) نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔ (تذکرہ ص ۳۱۵)

قادیانی فرشتہ مٹھن لال :

۳۱/ اگست ۱۹۰۵ء (الف) فرمایا:

"نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی صبح (کی نماز) کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی...... میں (مرزا غلام احمد) نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے، میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں، دستخط نہیں ہوتے اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے، میں نے اس کو کہا کہ یہ (حاکم) لوگ روکھے ہوتے ہیں نہ کسی کی سفارش انیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں، آگے جب

کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص "مٹھن لال" نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اس کے عہدہ کے لوگ ہیں، میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو، اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دیئے پھر میں نے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو ابھی دستخط کیلئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں، مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا سنوری سے یہ مراد ہے کہ سنور عربی میں بلی کو کہتے ہیں اور علم تعبیر کی رو سے بلی ایک بیماری کا نمونہ ہے، عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی وہ عبداللہ جو بیمار ہے، فرمایا طب تو ظاہری حکمہ ہے ایک اس کے ورا حکمہ پردہ میں ہے، جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔"

(تذکرہ ص ۵۷۰/۵۷۱)

لڑکے کی شکل میں فرشتہ :

تقریباً ۱۸۷۴ء میں، میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان اس نے مجھے دے دیا اور کہا کہ :

"یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔"

یہ اس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آباد ہوئے ہیں، اور نان سے میں نے یہ تعبیر کی تھی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفل ہو گا اور رزق کی پریشانگی ہم کو پراگندہ نہیں کرے گی۔ چنانچہ سالہائے دراز سے ایسا ہی ظہور میں آرہا ہے۔ (تذکرہ ص ۱۷/۱۸)

قصاب فرشتے :

"مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ بڑی لمبی نالی ہے کہ جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے اور اس نالی پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں، اس طرح پر کہ بھیڑوں کا سر نالی کے کنارہ پر ہے اس غرض سے کہ تا ذبح کرنے کے وقت ان کا خون نالی میں گرے اور باقی حصہ ان کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور نالی شرقاً غرباً واقع ہے بھیڑوں کے سر نالی پر جنوب کی طرف سے رکھے گئے ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے اور تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف ان (قصابوں) کی نظر ہے گویا (وہ قصاب) خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں اور میں (مرزا غلام احمد) اس میدان (نالی نما) میں شمالی طرف پھر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ (قصاب) لوگ جو دراصل فرشتے ہیں، بھیڑوں کے ذبح کرنے کیلئے مستعد بیٹھے ہیں محض آسمانی اجازت کا انتظار ہے تب میں ان (قصاب فرشتوں) کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی: یعنی ان کو کہدے کہ میرا خدا تمہاری کیا پروا رکھتا ہے، اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اس کے حکموں کو نہ سنو اور میرا (غلام احمد کا) یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت کہ ہمیں اجازت ہو گئی گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے، فی الفور اپنی بھیڑوں پر چھریں پھیر دیں۔

حاکم فرشتہ :

۱۰/فروری ۱۹۰۶ء دیکھا کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے، ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ : کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے؟ میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں، صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دو باتیں کیں جو سمجھ میں نہیں آئیں پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا۔" (تذکرہ ص ۵۹۵)

۸/۱۰ سالہ فرشتہ :

"یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو فرمایا ایک دفعہ مجھے ایک فرشتہ آٹھ یا دس سالہ کی شکل پر نظر آیا اس نے بڑے فصیح اور بلیغ الفاظ میں کہا کہ خدا تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا۔" (تذکرہ ص ۴۳۸)

ملائک شداد :

آج جو ۲/اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴/ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں، میں نے دیکھا کہ ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں، اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل، گویا اس کے چہرے سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں، ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے، مگر مجھے معلوم

ختم نبوۃ

نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے، ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں میں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں اور یہ یک شنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔" (تذکرہ ص ۲۴۴)

لکھنے والے فرشتے :

۳/اپریل ۱۹۰۵ء خواب :

"دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے اور سب لباس سرتاپا سیاہ ہے، ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی، اسی وقت معلوم ہوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس پہن کر کھڑا ہے، اس وقت میں نے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے، تب دو فرشتے اور ظاہر ہو گئے اور تین کرسیاں معلوم ہوئیں اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا جس کی تیز آواز سنائی دیتی تھی، ان کے اس طرز کے لکھنے میں ایک رعب تھا، میں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہو گئی) اسی وقت حضرت اقدس یہ خواب سنایا اور فرمایا کہ کوئی ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے، اس کی تعبیر یوں ہے کہ سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کرتے اور دلوں کو پکڑ لیتے ہیں اور نظام الدین سے مراد ایسا نشان ہے جس سے دین اسلام کی صلاحیت ہو گی اور اس کا نظام درست ہو جائے گا، سیاہ کپڑے ظاہر کرتے ہیں کہ اب کوئی ڈرانے والا نشان ظاہر ہونے والا ہے اور یہ جو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ یہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے کیونکہ نتیجہ بچے کو بھی کہتے ہیں۔" (تذکرہ ص ۵۳۲،۵۳۳)

حفیظ نامی فرشتہ :

۱۸۰۶ء یا اس سے قبل :

بڑے مرزا صاحب (مرزا جی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ) پر ایک مقدمہ تھا میں نے دعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا میں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میرا نام حفیظ ہے، پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔" (تذکرہ ص ۷۵۷)

مرزا غلام قادر کی شکل میں فرشتہ :

۹/اکتوبر ۱۹۰۶ء :

"میں (مرزا غلام احمد) نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور میں نے خیال کیا کہ یہ (مرزا غلام قادر) فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شخص پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے، اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانے کا ارادہ کیا، گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے جالانی ہے بعد اس کے الہام ہوا :

اے عبدالحکیم! خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بیماریوں میں سے کوئی بیماری میرے لاحق حال ہو کیونکہ اس میں شماتت اعداء ہے۔" (تذکرہ ص ۶۷۶،۶۷۷)

۱۸۹۱ء جب مولوی محمد حسین صاحب نے ہمارے کفر کا فتویٰ اور لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ مسلمان نہیں، ان کے جنازے درست نہیں () اور ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جاوے۔ اس وقت چونکہ بغض و عداوت بڑھ گئی تھی، ہم گویا تنہا رہ گئے، اس وقت میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے میں نے کہا تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ: "میں جناب باری سے آیا ہوں۔" میں نے کہا کیوں؟ اس (فرشتہ) نے کہا کہ بہت سے لوگ تم سے الگ ہو گئے ہیں اور تمہاری عداوت میں بڑھتے جاتے ہیں، یہ پیغام دینے آیا ہوں، میں نے اس کو الگ ہو کر ایک بات کہنی چاہی جب وہ الگ ہوا تو میں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے الگ ہو گئے ہیں مگر کیا تم بھی الگ ہو گئے ہو؟ اس نے کہا! نہیں۔ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، معاً میری حالت کشف اس پر جاتی رہی۔" (تذکرہ ص ۱۸۸)

طاقت کی دوائی دینے والا فرشتہ :

نومبر ۱۸۸۴ء ایک ابتلا مجھ اس شادی کے وقت (جو ۱۷/نومبر ۱۸۸۴ء کو نصرت سے دہلی میں ہوئی) یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں (مرزا غلام احمد) بہت سے آرافن کا نشانہ رہ چکا تھا میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی، اس لئے میری شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے۔ غرض اس ابتلا کے وقت میں نے جناب الٰہی میں دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ (یہ پچاس مردوں کی طرح قوت و طاقت دینے والا "نام نہاد الہامی فرشتہ" کہیں حکیم نوردین تو نہیں تھا تفصیل کے لئے دیکھئے مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مکتوب نمبر ۱۰ ص ۱۴ تا ق) وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے چنانچہ وہ دوا میں نے طیار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ پر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کئے گئے۔" (تذکرہ ص ۱۲۴)

☆☆......☆☆

ختم نبوۃ

چیف ایگزیکٹو
جنرل پرویز مشرف صاحب کے نام کھلا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب جنرل پرویز مشرف صاحب
چیف ایگزیکٹو آف پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت اقدس ولی کامل حضرت مولانا فقیر محمد صاحب خلیفہ اجل حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ کے پوتے اور سینیٹر حاجی عبدالرحمٰن فقیر کے فرزند عزیزم محمد نعمان فقیر کی دعوت ولیمہ میں شرکت کر کے آپ نے اہل دین سے محبت کا ثبوت فراہم کر کے ان کی دعائیں حاصل کیں یہ آپ کے لئے بہت ہی مبارکباد کا باعث ہے۔

علماً کرام کے اس اجتماع کی مناسبت سے آپ کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنے کا مقصد علماً کرام کی جانب سے اپنے دینی فریضے کی ادائیگی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کی حیثیت سے ان پر عائد ہوتی ہے، خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکمرانوں کو خطوط لکھنا اس راہ میں علماً کرام اور اہل دین کے لئے مشعل راہ ہے۔

جناب! سرزمین پاکستان ایک مقدس سرزمین کی حیثیت رکھتی ہے جس کے لئے ہمارے علماً کرام خصوصاً حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہم اللہ نے بہت زیادہ جدوجہد کی اور مسلمانوں نے عظیم الشان قربانیاں دیں جو آپ سے مخفی نہیں۔ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے پاکستان کو مسجد کے ساتھ تشبیہ دے کر مسلمانوں کو یہ احساس دلایا کہ اس کی حفاظت مسجد کی طرح کرنا مسلمانوں کی مذہبی ذمہ داری ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی اس پر کوئی نازک لمحہ آیا علماً کرام اس کی حفاظت کے لئے میدان میں اترے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں اس کی حفاظت کے لئے علماً کرام نے نہ صرف جہاد کا فتویٰ دیا بلکہ عملی طور پر خود بھی جہاد میں شرکت کی۔

بدقسمتی سے ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے اس کی اس حیثیت کو قبول کرنے کے بجائے بدلنے کی کوشش کی اور اس کو سیکولر بنانے کے عزائم کا اظہار کیا جس کی راہ میں علماً کرام سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے اور حکمرانوں کے عزائم کو ناکام بنادیا اس کشمکش میں یہ ملک نہ صرف غیر مستحکم ہوا بلکہ ایک مرحلے پر دشمن کے کامیاب وار نے اس کو دولخت کردیا، مگر حکمرانوں نے ہوش کے ناخن لینے کے بجائے اپنی کوششوں اور امریکی عزائم کو کامیاب بنانے کے لئے مزید محنت کی۔ اس کشمکش کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے آپ کے کندھوں پر اس مقدس سرزمین کی حفاظت کی ذمہ داری ڈال دی اور اس وقت ایک امین کی حیثیت سے آپ اس سرزمین کے مختار ہیں۔

اس منصب پر فائز ہونے کے بعد آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا اس سے علماً کرام کو یہ توقع ہوئی کہ آپ اس ملک کو صحیح خطوط پر چلانے کا عزم صمیم رکھتے ہیں خاص کر آپ نے سیکورٹی کونسل میں علماً کرام کے مطالبے پر ایک عالم دین کو نمائندگی دینے اور عبوری آئین میں اسلامی دفعات اور قادیانیت سے متعلق ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس شامل کر کے علماً کرام کی توجہات حاصل کیں۔ اس طرح طالبان کے جہاد اور کشمیر کے جہاد کے سلسلے میں آپ کے دو ٹوک مؤقف اور دہشت گردی اور جہاد کے درمیان امتیاز قائم کرنے اور جہاد کو مذہبی فریضہ قرار دینے کے جرأت مندانہ بیانات نے مسلمانوں کے دلوں میں آپ کی قدرومنزلت میں بہت اضافہ کردیا ہے اور ان کو امید ہو گئی ہے کہ اس ملک کے استحکام کے لئے آپ کے نظریات واضح ہیں اس بنا پر چند تجاویز آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہیں جو آپ کے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں معاون ہوں گی۔

☆...... پاکستان کے استحکام کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اس کے مختلف طبقوں اور لسانی گروپوں کو اسلام کی عادلانہ لڑی میں پرو دیا جائے، اسی اسلام کی مضبوط رسی کی بنیاد پر تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کامیاب ہوئی اس کو چھوڑ کر آج ہم اس کیفیت میں آگئے ہیں کہ مختلف لسانی اور طبقاتی گروپ قیام پاکستان کو ایک بڑی غلطی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ اگر آج ہم ان کو اسلام کا عادلانہ نظام دے دیں تو ان کے تمام گلے شکوے دور ہو جائیں گے اور وہ سب پاکستان کے استحکام کے لئے سینہ سپر ہو جائیں گے، آپ کو آپ کے حواری یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کریں گے کہ آپ کس فرقے کا اسلام نافذ کریں گے، پاکستان میں تو علماً کرام ایک اسلام پر متفق نہیں تو یہ اس صدی کا سب سے عظیم اور بڑا جھوٹ اور پاکستان سے اسلام کو ہٹانے کا سب سے بڑا حربہ ہے۔ یہ اعتراض علماً کرام نے ہر موقع پر دور کیا، اس وقت بھی آپ کے پاس بہت آسان راستہ ہے

ختم نبوۃ

اسلامی نظریاتی کونسل نے تمام قوانین سے متعلق سفارشات تیار کی ہوئی ہیں اور اسمبلی کے فلور پر یہ موجود ہیں لیکن حکمرانوں نے کبھی اس کو ایجنڈے میں شامل نہیں کیا، آئین اور قانون کے مطابق اس کے نفاذ کی مدت پوری ہونے کی وجہ سے یہ خود بخود نافذالعمل ہیں، آپ ان سفارشات کو فوری طور پر منظور کرنے کا اعلان کردیں ملک خودبخود اسلامی نظام کی طرف گامزن ہو جائے گا اور کسی کو کوئی اختلاف بھی نہیں رہے گا۔

اس وقت پاکستان کی خوش قسمتی ہے کہ سرزمین افغانستان میں طالبان کی ایسی حکومت قائم ہے جس کا پاکستان سے روحانی اور عقیدت و محبت کا رشتہ ہے اور اتنی بڑی سرحدات پر پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ پاکستان کو ایک فوجی متعین کرنے کی ضرورت نہیں اور پھر اس حکومت نے عملی طور پر اسلام نافذ کر کے دنیا کو مشاہدہ کرادیا کہ اسلام امن وامان کی بھی ضمانت دیتا ہے اور دنیا کے بائیکاٹ کے باوجود معاشی استحکام و ترقی کی بھی، کسی ملک سے قرضہ نہ لینے اور امداد نہ ہونے کے باوجود افغانستان دنیا کا ارزاں ترین ملک ہے اور یہ سب اسلام کی برکت ہے، آپ ان کے تجربات سے استفادہ بھی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح طالبان کی مدد کر کے آپ اس خطے کو مضبوط ترین خطہ بنا سکتے ہیں، اس عمل کی وجہ سے وسط ایشیا کی مسلم ریاستیں بھی اسلامی نظام کی طرف آئیں گی اور یہ پورا خطہ ایک عظیم اسلامی خطہ بن کر تمام اسلامی ممالک کی حفاظت کے لئے قلعہ ثابت ہوگا آپ صرف طالبان کو مستحکم کردیں، ہندوستان کے خطرے سے پاکستان آزاد ہو جائے گا اور کشمیر و کارگل بھی آزادی حاصل کر کے اسلامی بلاک کا حصہ بن جائیں گے، اس وقت آپ کی حکومت میں سب سے اہم مسئلہ این جی اوز کا ہے ایک غیر سیاسی حکومت ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ این جی اوز پاکستان کی نظریاتی سرحدات پر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ آپ کی حکومت کے چند ارکان ان کی بھرپور سرپرستی کررہے ہیں، اور یہ کھل کر اسلام کے مقابلے میں آگئے ہیں۔ دینی مدارس اور اسلامی احکامات اور مشرقی تہذیب کا خاتمہ ان کا خاص ہدف ہے، اگر آپ نے ان پر کنٹرول نہیں کیا تو ملک میں شدید خانہ جنگی کا خطرہ ہے، جس سے فائدہ اٹھا کر یہ این جی اوز امریکہ، اقوام متحدہ اور مغربی ممالک کو مداخلت کی دعوت دیں گی اور اس خطہ میں ایک عیسائی یا قادیانی ریاست بنانے کی کوشش کریں گی۔ آپ ان این جی اوز کے خلاف تحقیقات کرائیں جو غیر آئینی، غیر اسلامی حرکات میں ملوث ہوں ان پر پابندی عائد کریں۔

یہ دینی مدارس، اسلامی تہذیب، پاکستانی معاشرت اور دیندار طبقہ پاکستان کا سب سے بڑا محافظ ہے ان کا اور موجودہ حکومت کا تصادم کسی طرح ملک کے لئے مفید نہیں، اس لئے ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ آپ مندرجہ بالا اقدامات کر کے ان علماء کرام کو اعتماد میں لیں اور مزید ملکی استحکام کے لئے ان علماء کرام کا اعتماد آپ کی حکومت کے لئے بہت بڑی تائید ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاکستان کے استحکام کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

علماء دیوبند پاکستان

بواسطہ سینیٹر حاجی عبدالرحمٰن فقیر

پی سی، پشاور

☆☆..........☆☆

اینٹی قادیانیت آرڈی نینس پر عملدرآمد کیا جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات فیصل آباد مولانا فقیر محمد نے وفاقی وزیر مذہبی امور سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر میں قادیانیت کی غیر قانونی تبلیغ بند کرنے کے لئے اینٹی قادیانی آرڈی نینس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۴ء پر مؤثر عملدرآمد کرایا جائے اور قادیانی اجتماعات اور تبلیغی سرگرمیوں پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت مقدمات درج کر کے قصوروار قادیانیوں، مرزائیوں غیر مسلموں کو تین سال قید بامشقت اور جرمانہ کی سزائیں دی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامیان پاکستان کے متفقہ مطالبہ تحریک پر ۶/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں، مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور بھٹو حکومت نے اس آئینی ترمیم کی روشنی میں قانون سازی نہ کی تھی جس پر مزید دس سال جدوجہد کرنا پڑی اور جنرل ضیاء الحق مرحوم سابق صدر نے قانون سازی کے لئے اینٹی قادیانی آرڈی نینس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۴ء جاری کیا تھا جس کے مطابق تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی کا اضافہ کیا گیا اور پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈی نینس مجریہ ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ میں ترمیم کر کے شق میں (سی سی) کا اضافہ کیا گیا جس کے خوف سے قادیانی گرو مرزا طاہر قادیانی غیر مسلم بھیس بدل کر یکم مئی ۱۹۸۴ء کو اپنے آقا انگریز کے پاس لندن میں چھپ کر بیٹھ گیا اور اس کے بعد بہت سے قادیانی، مرزائی پاکستان سے بھاگ کر دوسرے ملکوں میں جعلی پناہ لے چکے ہیں۔ اگر اس قادیانی آرڈی نینس پر عمل کیا جائے تو کوئی قادیانی جہاں میں نہ رہے گا۔

ختم نبوة

ڈاکٹر دین محمد فریدی

قادیانیت ۔ دہشت گرد تنظیم

قادیانیت کے بارے میں سنتے تھے، دیکھتے تھے، مقابلہ کرتے تھے، مسلمانوں کا ایمان بچاتے تھے، خیال تھا کہ کچھ شرم وحیا تو ہو گی، ہمیں اس کا مقابلہ کرتے کرتے ۴۸/۳۷ سال ہو گئے۔ ہر تولی (میانوالی) سے قادیانیت کو بچایا تو اس کے شکنجہ سے مسلمانوں اور ملک کو بچانے کے لئے بھرپور کوشش کی۔ ہمیں بعض دفعہ اپنے ساتھیوں سے بھی اختلاف رائے ہو جاتا تھا کہ کام یوں نہیں یوں ہونا چاہئے قادیانی جہاں حملہ آور ہوتے ہیں وہاں پہلے اپنے ایجنٹ پھیلاتے ہیں اور علاقہ کو اپنے شکنجہ میں جکڑ لیتے ہیں۔ قادیانیت ایک بے اصولی جماعت ہے، اس کا ایک ہی اصول ہے کہ مسلمانوں سے غداری، کافروں سے تعاون، چاہے یہودی ہو، عیسائی ہو، ہندو ہو، دہریہ ہو، قادیانیوں کے دوست ہوں گے اور قادیانی ان کے جی حضوری، قادیانیت اور عزت نفس یہ تو ہے ہی نہیں۔ مدہ کا سالہا سال کا تجربہ ہے، قادیانیت اگر زندہ ہے تو ہمارے اختلاف سے اور اپنے ایجنٹوں کے سہارے سے، ورنہ قادیانیت نہ مذہب ہے، نہ اس کا کوئی اصول ہے، سوائے اسلام کے مخالفت کے، البتہ ایک بات ہے وہ ہے تنظیم، دنیا میں جتنی مذہبی، لسانی، گروہی اور دہشت گرد قسم کی تنظیمیں ہیں، ان سب میں منظم تنظیم قادیانیت کی ہے، یہ اپنے پیروکاروں کو اس طرح شکنجہ میں جکڑتی ہے کہ اس سے ہلا نہیں جاتا۔ قادیان کی تاریخ پر نظر ڈالیں وہاں بھی قادیانیوں کو مقدس مقام کے نام پر آباد کیا مگر انجمن احمدیہ کے شکنجے میں جکڑ لیا، اس جکڑ بندی میں بوالہوسی کا جو کھیل کھیلا، اس سے تنگ آئے ہوئے مرزائیوں نے جب احتجاج کیا تو کہیں فخر الدین ملتانی کو قتل کیا، کہیں عبدالرحمن مصری کو بے گھر کیا، کہیں عبدالکریم مباہلہ کا گھر جلایا، اختلاف کرنے والوں کے خلاف بائیکاٹ کا حربہ استعمال کیا، پاکستان بننے کے بعد انگریز کے اس کاسہ لیس کو موڈی گورنر پنجاب کے طفیل چناب کے غربی کنارے پر ہزاروں ایکڑ زمین لیز پر کوڑیوں کے بھاؤ ملی، جو کہ انجمن احمدیہ کے نام وقف کر کے ہر اہم قادیانی کو پلاٹ خریدنے اور مکان بنانے کا حکم دیا اور قادیان سے زیادہ سخت شکنجہ چناب نگر (ربوہ) میں کسا گیا، وہاں جو کچھ کھیل کھیلا گیا وہ شہر سدوم، ربوہ کا مذہبی آمر، کمالات محمودیہ، مرزا محمود کی بے اعتدالیاں، میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی، نامی کتابوں میں مکمل کر درج ہے۔ مرزائیت کے خلاف اتنا کچھ ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے مگر مرزائیت پھر بھی پاکستان اور اسلام کے لئے مستقل خطرہ بنی ہوئی ہے۔ قادیانیت اسلام اور آئین پاکستان کی کھلے بندوں خلاف ورزی کر رہی ہے، ہر دور میں پاکستان کے لئے مسائل کھڑے کر رہی ہے، ہم احتجاج کرتے ہیں، لیکن حکومت وقت ٹال مٹول سے کام لیتی ہے، ہر دفتر میں کلیدی آسامیوں پر قادیانی بیٹھا ہے یا قادیانی نواز ایجنٹ، قادیانی تنظیم کا تحفظ کر رہا ہے، ہمارا احتجاج ذرا آگے بڑھتا ہے تو قادیانی فوراً دبک جاتے ہیں بلکہ مظلوم بن جاتے ہیں، نام نہاد حقوق انسانی کی تنظیمیں اور ہر ضلع میں اسلام دوست نام پر تنظیموں میں قادیانی گھسے ہوئے ہیں۔ وہ قادیانیت کو مظلوم ثابت کر رہے ہیں، ماہ اپریل ۲۰۰۰ء کا رسالہ ماہنامہ "جدوجہد" لاہور قادیانیت کی حمایت میں صفحہ ۱۳ پر لکھتا ہے:

"ربوہ کا نام یک طرفہ طور پر تبدیل کروانے کے بعد احمدیت کے مخالفین اب دباؤ بڑھا رہے ہیں کہ ربوہ کی ۱۰۳۴ ایکٹر زمین کی لیز کو بھی ختم کیا جائے جو احمدیوں کے نام ہے۔"

یہ رسالہ بدنام زمانہ عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ کے نظریات کا ترجمان ہے، اور پاکستان میں کفر کا تحفظ اور اسلام کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔ اس رسالہ پر نہ کسی پبلشر کا نام ہے، نہ مدیر و ایڈیٹر کا کیونکہ کچھ عرصہ قبل اس پر نام ہوتا تھا، رسالہ نے میرے خلاف جھوٹ

لکھا۔ میں نے عزت ہتک کا دعویٰ کر دیا سول جج رانا مقبول خان بھکر کی عدالت میں بذریعہ وکیل معافی نامہ داخل کیا۔ اس کے بعد اس رسالہ سے تمام نام اڑا دیئے، کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ ہم نے جھوٹ قادیانیت سے لیا ہے اور قادیانیت ہی کو تحفظ دیتا ہے، اب یہ بھی کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ چناب نگر کی زمین قادیانیت کے نام لیز ہے حالانکہ قادیانیوں سے رقم وصول کر لی، کوٹھیاں اور مکانات ہوا لئے مگر زمین انجمن احمدیہ کے نام وقف ہے، اگر کوئی قادیانی چناب نگر (ربوہ) کا قادیانیت سے تائب ہوتا ہے تو اس کو اپنی جائیداد سے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں، ہم تو قادیانیوں کے خیر خواہ ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ انجمن احمدیہ کا وقف حکومت اپنے قبضہ میں لے اور وہاں کے باشندوں کو جو وہاں آباد ہیں انہیں مالکانہ حقوق دے دے تاکہ مظلوم لوگ رائل فیملی کے شکنجے سے نکل سکیں۔ اس شکنجہ کا ایک واقعہ ہمارے ہاں ہوا، ایک شخص محمد سلیمان مغل چک نمبر ۴۹/ ایم ایل تحصیل دریا خان ضلع بھکر پچھلے سال اپنی بیوی اور پانچ بچوں سمیت مسلمان ہو گیا، اس کا خاندان والدین اور سسرالی رشتہ دار سب قادیانی ہیں، اس کے مسلمان ہونے پر بھکر کی قادیانیت میں کھلبلی مچ گئی کیونکہ بھکر کے مشہور قادیانی عبداللطیف مومن کا برادر نسبتی ہے، تمام ضلع کے قادیانیوں نے مل کر محمد سلیمان مغل پر دباؤ ڈالا لالچ کا حربہ استعمال کیا، مگر وہ اسلام پر مضبوط رہے پھر قادیانیوں نے اس کے قادیانی باپ فضل الرحمٰن کو آگے لگایا، قادیانی بھائیوں نے بھی اس پر تشدد کیا، اس کی نو مسلم بیوی کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا، مسلمانوں میں پروپیگنڈا مہم شروع کر دی کہ یہ باپ کا گستاخ ہے، گھر کا جھگڑا ہے، یہ نافرمان ہے، ایک پولیس آفیسر حاضر سروس قادیانی ابوبکر خدا بخش تھوکہ جو کہ اسی چک کا باشندہ ہے متعصب قادیانی ہے چک کی نمبرداری بھی قادیانیوں کے پاس ہے وہ ان ظالموں کا مکمل پشت پناہ بنا۔ علاقہ کے مسلمان باشندوں میں خوف و ہراس پھیلایا گیا۔ محمد سلیمان کو بے گھر کر دیا گیا، جو زمین وہ قادیانی ہوتے ہوئے کاشت کرتا تھا، قادیانی باپ نے چھین لی۔ محمد سلیمان مغل نے تھانہ دریا خان درخواست دی تو ابوبکر خدا بخش تھوکہ کی پولیس آفیسری کے خوف اور اثر و رسوخ سے کارروائی نہ ہوئی۔ سلیمان اور اس کے بچے نان جویں سے محروم کر دیئے گئے۔ مسلمانوں کو اس کے تعاون سے روکا گیا، جب مدہ کو علم ہوا تو کھل کر میدان میں آیا۔ قادیانی پولیس آفیسر کو بھی للکارا اور قادیانیوں کو بھی بالآخر مذکور کا قادیانی باپ اپنی زمین ایک مسلمان کو ٹھیکہ پر دے کر چناب نگر فرار ہو گیا۔ مدہ نے حیثیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار کے محمد سلیمان مغل کو تحفظ فراہم کیا۔ چک نمبر ۴۹ ایم ایل میں رہائش پر تعاون کیا جبکہ قادیانی پولیس افسر اور چک کے قادیانی نمبردار کے خوف سے پٹواری بھی تعاون نہیں کر رہا تھا، جب قادیانیوں نے دیکھا کہ سلیمان مغل کو تو تحفظ مل رہا ہے، تو قادیانی مرکز کے حکم سے اس کا قادیانی باپ اور بھائی اسے تنگ کرنے پر پہنچ گئے اور اس کے خلاف جھوٹی درخواستیں پولیس میں گزاری جو کہ ڈی ایس پی بھکر کے پاس برائے انکوائری آئیں۔

مدہ خود پیش ہوا، صورت حال کی وضاحت کی۔ مرزائی کی درخواست خارج ہوئیں تو اس کے قادیانی باپ نے سول جج بھکر کے ہاں درخواست دی کہ محمد سلیمان کو زمین میں مداخلت سے روکا جائے۔ مقررہ تاریخ پر مسلمانوں کی جانب سے راؤ محمد اسلم ایڈووکیٹ پیش ہوئے، مرزائیوں کی جانب سے شیخ جاوید ایڈووکیٹ، مدہ نے عدالت کو استدعا کی کہ محمد سلیمان کا مرزائیوں کے نزدیک یہ ہی قصور ہے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا، یہ غریب آدمی ہے، مزدوری کرتا ہے اس کے خلاف مقدمہ بالکل جھوٹا ہے فیصلوں کی کٹائی کے دن ہیں لہٰذا محمد سلیمان کا وکیل عدالت آئے گا، محمد سلیمان کو حاضری سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ یہ بات عدالت نے تسلیم کر لی اور مرزائیوں کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں، وہ محمد سلیمان کو ذلیل کرنا چاہتے تھے۔ عدالت میں اسلام اور قادیانیت کی جائے باپ بیٹے کے جھگڑے کو بنیاد بنا کر مقدمہ کرنا چاہتے تھے، پہلی ہی تاریخ پر مقدمہ نے ان کی توقع کے خلاف نیا رخ اختیار کر لیا، اب مرزائی مقدمہ سے بھاگنا چاہتے ہیں مگر ہم بھاگنے نہیں دیں گے کیونکہ محمد سلیمان کا دادا عطاء محمد ولد احمد مسلمان تھا، اس کا والد اپنے گھر سمیت مرزائی ہوا، اب محمد سلیمان مسلمان ہو گیا، زمین ٹی ڈی اے کی الاٹمنٹ ہے۔ ہمارا استدلال ہے کہ مسلمان کی وراثت ازروئے شریعت مسلمان کا حق ہے۔ مرزائی چاہیں کتنا ظلم کر لیں محمد سلیمان کو اس کا شرعی اور قانونی حق مل کر رہے گا۔ (انشاء اللہ)

☆☆.........☆☆

تحریر: ابو حذیفہ محمد طاہر مکی، ٹنڈو آدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صرف قادیانیت کے خلاف کیوں؟

آج کل اکثر بے خبر مسلم امت نماز، روزہ ودیگر ضروریات دین سے بے خبر ہے، پھر کیوں نہیں اس قسم کے مطالبات کئے جاتے ہیں کہ حکومت نمازیں پڑھوائے اور خصوصاً یہ دینی تنظیم عالمی مجلس ان مطالبات کا اہتمام کیوں نہیں کرتی؟ اور پھر کرۂ ارض پر عمومی طور پر یہودی، مشرک، عیسائی، ہندو کولی و غیر ہزاروں قسم کے کفار رہتے ہیں لیکن آج تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں نے ان کے خلاف کبھی اتنا زور و شور سے کام نہیں کیا جیسے قادیانیت کے خلاف کر رہے ہیں، یا کسی اور ارکان اسلام میں سے کسی رکن کے تحفظ کی اس قدر تحریک نہیں چلاتے جس قدر کے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تحریک چلا رہے ہیں؟

یہ کچھ ایسے سوالات ہیں جو عمومی طور پر آج کل نوجوانوں کے ذہنوں میں گھر کئے ہوئے ہیں، ان کا جواب بہت آسان ہے کہ بالکل ٹھیک ہے کہ نماز دین کا ستون ہے، حج اہم ترین رکن ہے مگر ''نماز'' اسلام میں ہے یعنی جو مسلمان ہو اس پر فرض ہے کہ وہ نماز پڑھے صاحب استطاعت ہو تو حج کرے مگر اسلام سارے کا سارا ان دو ارکان میں بند نہیں، اس کی شاخیں بہت ساری ہیں، مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، والدین کی اطاعت، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، پڑوسیوں کا خاص خیال ودیگر بے شمار اور ان سب شاخوں کی جڑ ایک یعنی ''ختم نبوت'' اگر جڑ کو اکھاڑ دیا جائے یا کاٹ دیا جائے تو تمام شاخیں خود بخود خشک ہو جاتی ہیں۔

دوسری مثال: جیسے ایک جسم ہے اس میں دل ہے تو کام کر رہا ہے مگر اس کا بازو ہے مگر کمزور ہے کام نہیں کر سکتا، اس کی ایک ٹانگ ہے جو کام نہیں کرتی، اس کی ایک آنکھ ہے جو کم دیکھتی ہے، ایک کان ہے کم سنتا ہے تو اب کیا کیا جائے گا کہ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹروں سے رجوع کیا جائے گا اپنی زندگی کی ساری کمائی لگا کر ان اعضاء پر کوشش کی جائے گی کہ وہ کام کرنے لگ جائیں اور صحیح ہو جائیں جیسے ہی دل کی دھڑکن بند ہو جائے تو چند سیکنڈوں، منٹوں کے چیک اپ کے بعد اسے قبر کے حوالے کر دیا جائے گا، یعنی اگر دل دھڑکتا رہے تو ٹھیک ورنہ دفن کر دیا جائے گا ورنہ اس نعش سے اٹھنے والی بدبو سے اہل محلہ پریشان ہوں گے، اور یہ بھی مسلم بات ہے کہ جو ڈاکٹرز دل کے چیک کرنے والے ہوتے ہیں انہیں ہارٹ اسپیشلسٹ کہا جاتا ہے وہ چھوٹے موٹے مرض کو دیکھتے ہی نہیں وہ صرف ہسپتال میں موجود رہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا مریض آجائے کہ اس کے دل پر اٹیک ہو گیا ہو تو یا دل کی حرکت رک گئی ہو تو اسے یہ برقرار رکھنے کا علاج کر سکیں!!!

اسی طرح اگر کوئی مسلمان نماز نہیں پڑھتا، روزہ نہیں رکھتا، وغیرہ ذالک تو اسے اعلیٰ سے اعلیٰ بزرگ عالم کے پاس لے جایا جائے گا کہ وہ اس کو نصیحت کریں۔

عقیدۂ ختم نبوت کے منکرین کو تو خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم کروایا اس کے بعد خود سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس فریضہ کو بخوبی انجام دیا اور مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے پہلا لشکر، دوسرا لشکر بھیجا جب ان پر دو لشکروں کو شکست ہوئی تو تیسرا لشکر خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں بھیج کر منکر ختم نبوت کا قلع قمع کرا دیا اور اس جنگ میں ۱۲ سو صحابہؓ جن میں سات سو عالم، حافظ اور قرآ تھے شہید کروا کر امت کو سبق دیا کہ:

''میرے جانے کے بعد اگر کوئی میرے محبوب ﷺ کا دشمن اٹھے تو پوری ایک جماعت تیار کر کے اور میرے آقا ﷺ کے دشمن کا مقابلہ کرنا اور جیسے میں نے چھوٹے چھوٹے کام نظر انداز کر کے منکر ختم نبوت کا خاتمہ کیا، اسی طرح تم بھی چھوٹے موٹے کام نظر انداز کر کے پہلے منکر نبوت کی سرکوبی کرو۔''

اور اب اس مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ میرے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے نبوت سے لے کر آپ کی رحلت تک جتنی اسلامی جنگیں ہوئیں ہیں، ان میں مجموعی شہداء کی تعداد ۲۵۹ کے لگ بھگ ہے

ختم نبوۃ

جبکہ صرف اس مسئلہ ختم نبوت پر ۱۲ سو صحابہ کرامؓ نچھاور ہوئے اور پھر خود صدیق اکبرؓ کے زمانے کا واقعہ کہ ایک شخص صدیق اکبرؓ کے سامنے ان کی شان میں کچھ نازیباالفاظ کہے تو ایک صحابیؓ اٹھے اور کہا! امیر المومنینؓ اگر اجازت ہو تو میں اس کا سر اڑاؤں؟ صدیق اکبرؓ نے منع کرنے کے بعد اسے تنہائی میں بلایا اور کہا کہ :

”اگر میں تجھے اجازت دیتا تو! اس نے کہا کہ میں اس کی گردن مار دیتا، جناب صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں یہ سزا تیرے میرے دشمن کے لئے نہیں صرف اور صرف میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے لئے ہے۔“

یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اپنے دشمن کو تو معافی دی ہے مگر اپنے محبوب ﷺ کے دشمن کو معاف نہیں فرمایا۔

اب آیئے کہ دور حاضر کے سب سے بڑے فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی جو خود کو میرے آقا ﷺ کے بعد نہ صرف نبی بلکہ آقائے نامدار سے افضل کہلاتا تھا (العیاذباللہ) جس کے تمام دعوؤں پر آج بھی قادیانی لوگ ایمان رکھتے اور ان دعوؤں کو عقیدے کے طور پر مانتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی نہ صرف جھوٹا مدعی نبوت بلکہ خطرناک گستاخ رسول ﷺ بھی تھا۔

فتنے تو بہت سارے تھے اور اب بھی ہیں تو ہمارے علماً کرام ان کے خلاف مختلف پلیٹ فارم سے کام کرتے تھے اور کرتے ہیں کرتے رہیں گے مگر جب فتنہ قادیانیت خوب زور پکڑ گیا جگہ جگہ ارتدادی تبلیغ شروع کر دی اور عقیدۂ ختم نبوت پر کھلے عام ڈاکہ زنی کرنے لگے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے میں حد سے تجاوز کرنے لگے اور حد سے گزر گئے تو ضرورت تھی کہ جیسے سیدنا صدیق اکبرؓ نے سب سے پہلے منکرین ختم نبوت کا قلع قمع کیا اور اس کام کے لئے پورا ایک لشکر تیار کیا، اسی طرح مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا سدباب کرنے کے لئے بھی ایک لشکر ہونا چاہئے جو تمام دیگر مناقشات سے علیحدہ ہوکر صرف اس فتنے کو نیست و نابود کرنے کی غرض سے میدان میں اترے اور ایمان و اسلام کی بنیاد ”ختم نبوت“ کی حفاظت کرے تو اس ضرورت اور اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے خاتم الانبیاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس بچانے کے لئے سنت صدیقی کو اپناتے ہوئے ایک لشکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے تیار کیا، جس کا اہم ترین منشور صرف قادیانیت کو ختم کرنا تھا، جس پر آج تک یہ لشکر جانشین بخاریؒ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی قیادت میں عمل ہو رہا ہے اندرون وبیرون مرتدوں کو ناکو چنے چبوائے جا رہے ہیں، حال ہی میں اس لشکر کو اللہ رب العزت نے دو عظیم کامیابیوں سے نوازا ہے ایک تو اس دور کے سب سے بڑے فتنے گوہر شاہی گستاخ رسول کو سزا ہوئی، دوسرا یوسف کذاب کو عدالت نے سزا دی ہے۔ ان دونوں کامیابیوں کا سہرا صرف اور صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سر ہے۔ اور آئندہ بھی اگر قادیانی چاند پر بھی گئے تو یہ جماعت وہاں بھی ان کا تعاقب کرے گی ان کے اصلی چہرے کو بے نقاب کرے گی۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتل ابھی تک نہ پکڑے جانا قابل افسوس ہے، (علامہ احمد میاں حمادی)

ٹنڈو آدم (ابو حذیفہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی یاد میں ایک پروگرام منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ احمد میاں حمادی نے کہا کہ تین ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتل ابھی تک نہیں ملے۔ بے حد افسوس کی بات ہے کہ حکومت قاتلوں کے آگے بے بس ہے اور مولانا شہیدؒ کے قاتل نہ پکڑے جانے سے اس بات کا یقین بڑھ رہا ہے کہ حکومت میں قادیانیوں کے حامی موجود ہیں، علامہ حمادی نے کہا کہ قاتل کوئی بھی ہو لیکن استعمال کوئی بھی ہوا ہو مجرم قادیانیوں کے علاوہ کوئی نہیں ہیں۔

نیو علی گڑھ کالج کے پروفیسر مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی نے کہا کہ پاک فوج سے قادیانیوں کو نکالا جائے کیونکہ فوج کا کام ملکی دفاع ہے اور دفاع بغیر جہاد کے ناممکن ہے جبکہ جہاد قادیانیوں کے ہاں حرام ہے، اگر خدانخواستہ بھارت، پاکستان پر حملہ کردے تو فوج میں بغاوت پیدا ہو جائے گی اور قادیانی بھرپور ہندوستان کا ساتھ دیں گے، اس لئے جنرل پرویز مشرف صاحب ہوشیار رہیں اور قادیانیوں کو پاک فوج سے نکالا جائے۔ اس اجلاس سے مولانا محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی، حاجی وزیر علی، حکیم حفیظ الرحمٰن، محمد اعظم قریشی، ماسٹر محمد سلیم مدنی اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

ختم نبوۃ

میں کہاں کہاں نہ پہنچا تیری دید کی لگن میں!

ابو الحسن منظور احمد شاہ آسی

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

اگر برصغیر کے علاوہ ہزارہ میں بھی مرزائیت کا تعاقب نہ کرتے تو مانسہرہ کے اکثر بڑے بڑے سواتی خوانین اور دیگر مؤثر لوگ قادیانیت کی گود میں چلے جاتے۔ ایک وہ وقت تھا کہ مولانا ہزارویؒ کو بعض خوانین نے مرکزی جامع مسجد میں محض اس لئے تقریر نہ کرنے دی کہ مولانا مرزائیت کے خلاف سخت بولتے ہیں لیکن مولانا ہزارویؒ نے اپنا مشن جاری رکھا مشہور مرزائی خان بہادر غلام ربانی خان نے مانسہرہ میں مرزائیت کو پھیلانے کی بہت کوشش کی۔ غالباً ۳۶،۱۹۳۵ء کی بات ہے کہ مرزائیوں نے بڑی تیاریوں کے بعد اپنے مشہور مبلغ و مناظر اللہ دتہ جالندھری کو مرزائی خان بہادر ڈاکٹروں، وکیلوں کی فوج کے ہمراہ مانسہرہ بھیجا۔ کاغان کے دیہاتی ائمہ و خطبا کو للکارنا شروع کیا۔ یہ سادہ لوح دیہاتی خطبا اللہ دتہ جیسے عیار اور تیز طرار مرزائی مناظر کا کیا مقابلہ کرتے نتیجہ میں میدان اس کے ہاتھ رہتا۔ کاغان ویلی کے قاضی حضرت مولانا قاضی محمد یونس صاحب فاضل دیوبند اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ بفہ پہنچے۔ مولانا ہزارویؒ کو ساری تفصیل بتائی، اس وقت صورت حال یہ تھی کہ مولانا ہزارویؒ کا اکلوتا فرزند زین العابدین جاں بلب تھا۔ مولانا نے تھوڑی دیر غور فرمایا اور قاضی صاحب سے کہا کہ آپ ٹھہریں میں آپ کے ساتھ چلوں گا میں کتابیں لے آؤں، گھر میں جا کر کتابیں باندھنے لگے۔ اہلیہ محترمہ نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا بالاکوٹ جا رہا ہوں، اہلیہ نے کہا اس نازک وقت میں بھی جبکہ بیٹا چند سانسوں کا مہمان ہے۔ مولانا ہزارویؒ نے فرمایا کہ میں بھی باپ ہوں جو باپ کی دلی کیفیات ہیں وہ میں ہی جانتا ہوں لیکن امت کے ایمان کو بچانے کے لئے جانا ضروری ہے۔

مولانا ہزارویؒ قاضی یونس صاحب کے ساتھ روانہ ہو گئے، جب بفہ لڑہ پر پہنچے تو پیچھے سے پیغام بھی آ گیا کہ زین العابدین اس دنیائے فانی سے روٹھ کر جا چکا ہے۔ واپس تشریف لایئے تجہیز و تکفین کے بعد چلے جانا، لیکن مولانا ہزارویؒ کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی اور فرمایا زین العابدین سے ملاقات قیامت کی صبح کو ہو گی۔ جنازہ فرض ہے اور لوگ پڑھ لیں گے اور تجہیز و تکفین بھی میرے بغیر ہو جائے گی، لیکن جس کام کے لئے میں جا رہا ہوں یہ میرے آقا (ﷺ) کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے اور ہزاروں زین العابدین میرے آقا (ﷺ) کی جوتی پر قربان ہوں تو مضائقہ نہیں۔ کتنے بڑے دل گردے کی بات ہے کہ مولانا اس حال میں بھی واپس نہیں ہوئے، زبان سے تو عشق رسالت ﷺ کا دعویٰ کرنا اور عاشق رسولؐ کہلانا بہت آسان ہے لیکن عملی طور پر عمل کرنا مشکل ہے۔

مولانا ہزارویؒ قاضی یونسؒ کے ہمراہ پھگلہ پہنچے جہاں اللہ دتہ جالندھری آ چکا تھا اور مرزائیوں نے عطر شیشہ کے مقام ایک جلسہ رکھا ہوا تھا گرد و نواح سے بھی لوگوں کو بلایا ہوا تھا، چونکہ پھگلہ کے چند سادات گھرانے مرتد ہو چکے تھے وہ پشت پناہی کر رہے تھے۔ مولانا ہزارویؒ عین اس وقت پہنچے جب اللہ دتہ بڑیں ہانک رہا تھا، پولیس کی نفری بھی موجود تھی اور مسلح گارڈ نے اسٹیج کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ مولانا ہزارویؒ نے زور سے فرمایا: اللہ دتہ! لوگوں کے ایمان کو خراب نہ کرو مرزا قادیانی کذاب تھا دجال تھا، نبی اور ولایت کا مقام تو بہت اونچا ہے میں تمہیں چیلنج دیتا ہوں کہ تم اسے ایک شریف انسان ہی ثابت کر دو وہ بد کردار تھا، بد اخلاق و بد عہد تھا مکار و خائن تھا۔ جب اللہ دتہ نے مولانا ہزارویؒ کو دیکھا تو اس کے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ الفاظ گلے میں اٹک کر رہ گئے، تمام شیخی و شوخی دھری کی دھری رہ گئی۔ مولانا ہزارویؒ نے چھلانگ لگائی اسٹیج پر جا پہنچے اور اللہ دتہ کو دھکا دے کر نیچے پھینک دیا اور مرزائیوں کے سجے سجائے اسٹیج پر چڑھ گئے اور مسئلہ ختم نبوت لوگوں کو سمجھایا اسی ابتدائی کارروائی میں کچھ لوگوں نے مرزائیوں کو بچانے کی کوشش کی مگر پھگلہ کے غیور مسلمانوں نے مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کی وہ پٹائی کی کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آ گیا مولانا ہزارویؒ نے مرزائیت کا پس منظر اور شجرۂ نسب خوب کھول کر بیان کیا۔ اللہ دتہ جالندھری ایسا بھاگا کہ قادیان جا کر سانس لیا اور "جان بچی سو لاکھوں پائے لوٹ کے بدھو گھر کو آئے" کا مصداق ہوا، یہ صرف ایک ہی واقعہ نہیں کہ مولانا ہزارویؒ نے مرزائی مناظر کو بھگایا ایسے متعدد واقعات مولانا ہزارویؒ کی زندگی میں ہوئے۔ جن میں انہوں نے مرزائی مبلغین، مناظرین کو بھگایا مولانا ہزارویؒ ناموس رسالت ﷺ کے معاملہ میں بہت حساس تھے کیوں نہ ہوتے ساری زندگی مجلس احرار میں گزری اور پھر تعلق بھی محدث عصر انور شاہ کاشمیریؒ سے ہو، وقت کے فرعونوں سے ٹکراتے رہے چونکہ مرزائیت بھی مغربی سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے، اس لئے کئی عوامل تھے فرق باطلہ کا تعاقب آپ نے تادم واپسیں جاری رکھا اور خصوصاً مرزائیت کے خلاف جو آپ نے کام کیا وہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔

سردار بھی پکارا لب بام بھی صدا دی
میں کہاں کہاں نہ پہنچا تیری دید کی لگن میں

ختم نبوۃ

علمأ اسلام کے مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والے ،انڈیا اور اسرائیل میں خفیہ مراکز قائم کرنے والوں کو حساس اداروں میں بھرتی کرنا ملک کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ جنرل پرویز مشرف! قادیانیوں کی سرگرمیوں کو آئین تک محدود کرلیں ورنہ علمأ کرام خود ان کی سرگرمیوں کو محدود کردیں گے۔ جمعیت علمأ اسلام کے رہنما مولانا لقمان علی پوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت اگر یہ سمجھتی ہے کہ فوج اور مارشل لاء کے دباؤ سے وہ ملک کا اسلامی تشخص تبدیل کرکے این جی اوز اور امریکہ کے منصوبے کے مطابق سیکولرزم کی طرف لے جائے گی تو یہ اس کی بہت بڑی بھول ہے۔ علمأ کرام اسلامی نظام اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قوت سے ٹکرانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اتحاد العلمأ کے مولانا عبدالمالک نے کہا کہ علمأ کرام متحدہ جدوجہد کے ذریعہ قادیانیوں، عیسائیوں کی سازشوں کو ناکام بنادیں گے۔ جمعیت علمأ اسلام کے رہنما مولانا امیر حسین گیلانی نے کہا کہ حکومت میں بیٹھے ہوئے این جی اوز کے نمائندوں وزرأ نے پاکستان کو امریکہ کی کالونی بنانے کے عزائم کو علمأ کرام پورا ہونے نہیں دیں گے۔ جمعیت علمأ اسلام (س) کے رہنما مولانا بشیر احمد شاد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں اور وہ تمام مل کر قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو ناکام بنادیں گے۔ جمعیت علمأ اسلام کے رہنما مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ پوری دنیا کی لادین قوتیں امریکہ کی سرپرستی میں مسلمانوں کے خلاف متحد ہوچکی ہیں۔ طالبان کو ختم کرنے کے لئے روس اور امریکہ نے اتحاد کرلیا ہے، پاکستان میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے قادیانی، عیسائی متحد ہوچکے ہیں اس لئے علمأ کرام اب متحد ہوکر این جی اوز کا راستہ روکیں گے اور پاکستان کا اسلامی تشخص مزید اجاگر کیا جائے گا۔ علامہ احمد میاں حمادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ کی طرح یوسف کذاب، گوہر شاہی اور دیگر کفریہ عقائد رکھنے والوں کے لئے بھی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قانونی کارروائی کے ذریعہ کام کیا اور پاکستان کی عدالتوں نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ مہمان خصوصی حضرت سید نفیس شاہ صاحب نے کہا کہ قادیانیوں کی حمایت کرنے والے نہ اسلام کے دوست ہوسکتے ہیں اور نہ ہی پاکستان کے وفادار ،کیونکہ قادیانی گروہ پاکستان کو تباہ کرنے کے درپے ہیں، تمام علمأ کرام کو عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے لئے مل کر جدوجہد کرنی چاہئے۔ جمعیت علمأ اسلام کے مولانا محمد مراد نے کہا کہ اندرون سندھ قادیانی ہسپتالوں اور امدادی کاموں کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو کافر بنانے کی مہم میں لگے ہوئے ہیں، حکومت نے اگر ان کی غیر آئینی سرگرمیوں کو نہیں روکا تو جمعیت علمأ اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت مجبور ہوگی اور ان کا راستہ روکے گی۔ جیش محمدؐ کے سربراہ مولانا مسعود اظہر نے ایک پیغام میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کے خلاف کام کرکے جہاد کا راستہ ہموار کیا، اسی جدوجہد کی بدولت پاکستان قائم ہوا اور آج افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت ہے اور پاکستان میں جہاد کا کام جاری ہے۔ قادیانی جہاد کا انکار کرکے اور عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرکے مسلمانوں کو ذلت کے گڑھے میں ڈالنا چاہتے ہیں لیکن مسلمان انشاء اللہ جہاد کے ذریعہ دین کی عظمت بلند کرتے رہیں گے۔ صاحبزادہ عزیز احمد نے کہا کہ قادیانیوں اور عیسائیوں نے پاکستان میں لادینیت پھیلانے کا سلسلہ نہ روکا تو مجلس عمل تشکیل دے کر ان کے خلاف مہم چلائی جائے گی۔ کانفرنس میں مولانا عبدالمجید کہروڑپکا، مولانا عبدالواحد، مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا لیاقت علی طارق، مولانا منور حسین صدیقی، حافظ محمد یوسف عثمانی، مولانا اکرام اللہ خان، مولانا ضیأ الدین آزاد، مولانا عبدالمجید فاضل دارالعلوم دیوبند، علامہ ریاض الرحمٰن یزدانی، سردار محمد خان لغاری، میاں محمد افضل، حافظ ریاض درانی، قاری زوار بہادر، مولانا سید سمیع الدین، مولانا شمس الدین شہید کے بھائی مولانا فقیر اللہ، قاری راحت گل، حافظ ثاقب، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مفتی محمد داؤد، مولانا بشیر احمد، محمد فیاض، مولانا محمد اسحٰق ساقی، مولانا خدا بخش، مولانا نذیر احمد تونسوی، محمد انور رانا، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد مکی، صاحبزادہ سعید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، مولانا عبدالمجید چونڈا، مولانا اللہ وسایا، محمد طفیل جاوید، حفیظ اللہ نے خصوصی طور پر شرکت کی جبکہ کانفرنس میں تیس ہزار سے زائد جاں نثاران ختم نبوت نے مختلف نشستوں میں عقیدت و محبت کے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کی جانب سے عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر نیلام گھر کی طرز پر پروگرام پیش کیا گیا۔ شبان ختم نبوت سرگودھا ، جیش محمدؐ، حرکۃ المجاہدین، حرکۃ الجہاد اسلامی کے رضاکاران نے حفاظتی اور انتظامی امور انجام دیئے۔ کانفرنس کے آخر میں شیخ طریقت حضرت سید نفیس شاہ صاحب اور شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے خصوصی دعا کرائی۔ قبل ازیں شبان ختم نبوت سے چناب نگر کالج کے نوجوانوں نے جلوس نکال کر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے اظہار کا عملی مظاہرہ کیا۔

اخبارِ ختمِ نبوّت

جہاد کے منکر مرزائیوں کی افواج پاکستان سے تطہیر کی جائے

اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والے اور تل ابیب میں مرکز قائم کرنے والے پاکستان کے مخلص نہیں

موجودہ حکومت نے ملک کا اسلامی تشخص بدلنے کی کوشش کی تو اقتدار میں نہیں رہنے دیا جائے گا

ملک کو امریکہ کی کالونی بنانے والوں کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا

اسلام اور پاکستان کے خلاف بات کرنے والے پاکستان آکر حالات کا مقابلہ کریں

قادیانیوں کی حمایت کرنے والے پاکستان اور اسلام کے وفادار نہیں

انیسویں ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے دن مولانا فضل الرحمٰن، مولانا حقانی، مولانا ضیأ اللہ شاہ اور دیگر علمأ کرام کے بیانات

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام انیسویں ختم نبوت کانفرنس شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں شیخ طریقت مولانا سید نفیس شاہ صاحب مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ جمعیت علمأ اسلام کے قائد اور شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے خلیفہ مجاز مولانا فضل الرحمٰن نے تفصیلی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت میں جس طرح قادیانیوں کی پذیرائی کی جارہی ہے اور این جی اوز کی آڑ میں جس طرح قادیانیت کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا جارہا ہے اور برطانوی سفارت خانے کے پاسپورٹ فارم سے جس طرح شق نمبر "ج" نکال کر قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرکے بیرون ملک سرگرمیوں کی اجازت دی جارہی ہے۔ مختلف اداروں میں قادیانیوں کو حساس عہدوں پر فائز کیا جارہا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت پاکستان میں امریکی عزائم کی تکمیل کے لئے لائی گئی ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہوگئے ہیں۔ حکومت میں بیٹھے این جی اوز کے غیر ملکی تنخواہ دار دشمنان اسلام اور پاکستان پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ اگر وہ امریکہ کے وفادار ہیں تو ہم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پاکستان میں نہ قادیانیت کو پنپنے دیں گے اور نہ یہاں عیسائیوں اور یہودیوں کے منصوبوں کو پورا ہونے دیا جائے گا۔ مغربی تہذیب کے تسلط اور این جی اوز کی ارتدادی سرگرمیوں کو حکومت نے لگام نہیں دی تو مسلمان خود ان کا راستہ روکیں گے۔ حکومتی عہدوں اور افواج پاکستان سے مرزائیوں کی تطہیر نہ کی گئی تو ہم سمجھیں گے کہ حکومت افواج پاکستان سے جہاد کا جذبہ ختم کرنا چاہتی ہے۔ مطالبات سے حکومت نے نفاذ شریعت کا عمل مکمل نہ کیا تو ہم بزور طاقت اسلامی نظام نافذ کرنے کی جدوجہد کریں گے۔ کیبل، ٹی وی کے ذریعہ فحاشی، عریانی اور ڈش انٹینا کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ روک دی جائے ورنہ ہم اپنے کارکنوں کو حکم دیں گے کہ وہ بزور طاقت اس کو روکیں۔ آج لندن میں بیٹھ کر قوم پرست رہنما کبھی اسلام کے خلاف باتیں کرتے ہیں اور کبھی جہادی قوتوں کے خلاف بیان داغتے ہیں اور کبھی دینی جماعتوں کے خلاف زہر اگلتے ہیں اور اب کھلم کھلا پاکستان کے خلاف باتیں کی جارہی ہیں اور قادیانیوں کی حمایت میں بیان داغے جارہے ہیں۔ ہم ان سے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ پاکستان کے داخلی معاملات پر پاکستان میں آکر تبصرہ کریں اور ملک میں آکر حالات کا مقابلہ کریں۔ اگر دینی جماعتوں نے جوابی کارروائی شروع کی تو نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ جمعیت اہلحدیث کے مولانا ضیأ اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ ہے، قادیانی آئین کو تسلیم کرلیں ان کو اقلیتوں کے حقوق دیئے جائیں گے۔ جماعت اسلامی کے حافظ ادریس نے کہا کہ حکومت اور مغرب قادیانیوں کی جتنی سرپرستی کرلے پاکستان کے غیور مسلمان اور دینی قوتیں پاکستان میں ان کے عزائم کو کامیاب ہونے نہیں دیں گے۔ مجلس

ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گوٹھ نور محمد سولنگی تحصیل حیدر آباد میں عظم الشان ختم نبوت کانفرنس

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے زیر اہتمام گوٹھ نور محمد سولنگی تحصیل حیدر آباد میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کا اہتمام فاضل نوجوان مولانا بہاؤالدین زکریا نے کیا تھا، کانفرنس میں قرب و جوار کے کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ کانفرنس کی ابتدا قاری عبدالمجید صاحب کی تلاوت سے ہوئی نوجوان مقرر حضرت مولانا محمد طاہر کی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم عزت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے مال و جان کی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور انشاء اللہ اس کام سے کسی بھی وقت غافل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے علاقے کے عوام کے اصرار پر نماز کے فضائل و مسائل پر بھی گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں مولانا عبدالروف کھوکھر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قرآن سرچشمہ ہدایت ہے، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پیغام کو پوری دنیا تک پہنچادیا، یہی وجہ ہے آج ہمارے پاس قرآن اصلی شکل میں موجود ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور غلام کبھی اپنے آقا کی توہین برداشت نہیں کرتا، یہی وجہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر دور کے گستاخ کے خلاف اعلان جہاد کیا وہ قادیان کا بد معاش مرزا قادیانی یا لاہور کا یوسف کذاب ہو بلوچستان کا ذکری فتنہ ہو یا کوٹری کا گوہر شاہی ہو ہر فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور یہی وجہ ہے کہ یہ تمام فتنوں کے سرغنوں کو پاکستان کی عدالتوں سے سزا ہو لوادی ہے انہوں نے عوام الناس کو باخبر کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے قریب میں دو فتنے ہیں ایک قادیانی دوسرا گوہر شاہی ان فتنوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے جماعت کے مقامی دفتر سے رابطہ رکھیں جماعت ختم نبوت حیدر آباد نے گوہر شاہی کے کفریہ عقائد اور نظریات کی حامل کتاب "دین الٰہی" پر چھاپہ لگوا کر پریس سمع چالیس ہزار کتابیں ضبط کیں اس کے خلاف کیس جماعت نے رجسٹرڈ کرایا خصوصی عدالت حیدر آباد میں کیس چل رہا ہے وہ مجرم پریس کا مالک اور منیجر گرفتار ہیں انشاء اللہ جماعت ایسے فتنوں کی سرگرمیوں کے مکمل خاتمے تک جہاد کرتی رہے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے مرکزی مبلغ مولانا محمد راشد مدنی نے اپنے پر جوش خطاب میں عوام الناس کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا، انہوں نے کہا کہ دشمنان اسلام کی پھیلائی ہوئی سازشوں کی بنیاد پر مسلمانوں میں اختلاف ہے کیونکہ دشمنان اسلام کو معلوم ہے کہ اگر مسلمان متحد ہو گئے تو کفر باقی نہیں رہے گا، سب سے مقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے، آپ ان تمام فروعی اختلافات سے بالاتر ہو کر اس مسئلہ کو سوچیں کیا ہم عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے مکمل حق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم تمام مسلمانوں کو اتحاد کا درس دیتے ہیں اپنے فروعی مسالک کا اختلاف اپنے حد تک رکھیں لیکن جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا مسئلہ آئے، تمام مسلمان متحد ہو کر جدوجہد کریں۔ کانفرنس رات ایک بجے تک جاری رہی۔

مولانا شہیدؒ کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے اسلام آباد میں مظاہرہ کیا جائے گا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے

ختم نبوت کی کانفرنس کی مختلف نشستوں میں مولانا فضل الرحمٰن، مولانا اعظم طارق اور دیگر مقررین کا مطالبہ

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) انیسویں ختم نبوت کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا اعظم طارق، مولانا خواجہ خان محمد صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا اور دیگر مقررین نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کو ۴ ماہ سے زائد عرصہ گزر گیا، جنرل پرویز مشرف سے لے کر کمشنر کراچی تک بار بار یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ قاتل جلد گرفتار کر کے سازش کو بے نقاب کیا جائے گا لیکن ابھی تک طفل تسلیوں کے سوا کوئی واضح اقدام نظر نہیں آیا۔ ایسی صورت میں ہم سمجھتے ہیں کہ اصل قاتلوں کی پشت پناہی کر کے ان کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے، اگر کراچی کے علماء کرام تحریک چلانے سے تھک گئے ہیں تو مجبوراً دینی جماعتیں اس مسئلہ کو ہاتھ میں لے کر ملک گیر احتجاج اور اسلام آباد میں مظاہرہ کا اہتمام کریں گے، اس صورت حال کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو شہید کرنے والے اس بھول میں نہ رہیں کہ پاکستان میں اسلام کی بالادستی ختم ہو جائے گی اور قادیانی دندناتے پھریں گے، جہاد کی مخالف قوتیں غالب آجائیں گی۔ مولانا شہیدؒ کا مشن زیادہ زور و شور سے جاری رہے گا۔

ختم نبوۃ

مولانا خواجہ خان محمد اور سید نفیس شاہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور نائب امیر منتخب کر لئے گئے

چناب نگر (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس منتظمہ، مجلس شوریٰ، مجلس عمومی کے ساڑھے تین سو سے زائد ارکان کا انتخابی اجلاس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے طریقہ انتخاب پر روشنی ڈالی اور مولانا اللہ وسایا نے گزشتہ تین سال کی رپورٹ پیش کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی تجویز پر شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب، شیخ طریقت سید نفیس شاہ صاحب کو متفقہ طور پر اگلے تین سالوں کے لئے مرکزی امیر اور مرکزی نائب امیر منتخب کر لیا گیا۔ دیگر عہدیداروں کو شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مجلس شوریٰ کے مشورہ سے نامزد کریں گے۔ بعد ازاں مولانا عبدالمجید شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم نے مجلس عمومی کی جانب سے اعتماد کے اظہار کے لئے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداروں کا انتخاب منجانب اللہ ہوتا ہے اور آج تک امت کے اولیاء کرام اس کے امیر رہے ہیں۔ اس بنا پر ہر تحریک میں اس جماعت کو خدائی امداد حاصل رہتی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ بھی ان اکابر علماء کرام کی قیادت میں پوری امت کے تمام مکاتب فکر متحدہ جدوجہد جاری رکھیں گے اور اس کا عملی مظاہرہ انیسویں ختم نبوت کانفرنس میں مولانا شاہ احمد نورانی، قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالمالک، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا بشیر احمد شاد اور دیگر اکابر علماء کرام کی شرکت سے ہو گیا۔ پوری دنیا میں قادیانیوں، عیسائیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کا تعاقب جاری رہے گا۔

گولارچی میں نیک بخت نو مسلم محمد اکرم کا قبول اسلام

گولارچی (حکیم محمد سعید انجم راجپوت) گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے رکن ملک حاجی لطف خان اعوان، حاجی یار محمد اعوان کی بھرپور کوشش سے اور شہری اتحاد گولارچی کے صدر ملک اختر علی اعوان، جنرل سیکرٹری عبدالغفور میمن اور دیگر عہدیداروں کی کاوش سے گولارچی شہر کے مشہور ٹریکٹر مستری محمد اکرم قادیانی نے اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے گولارچی کے قاری حافظ خلیق اللہ اور دیگر سینکڑوں افراد کے سامنے اسلام قبول کیا اور اس موقع پر سینکڑوں افراد کے سامنے اقرار کرتے ہوئے کہا کہ:

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور میں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر اور مرتد ہے۔ بنا بریں میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

محمد اکرم نے کہا کہ آج کے بعد میرا قادیانیت سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا، میں اس سے قبل مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتا تھا مگر میرے دوست ملک حاجی لطف خان اعوان اور دیگر دوستوں کے دلائل سننے کے بعد یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ وہ جھوٹا اور کذاب ہے اور اس کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے۔ لہٰذا میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر و مرتد سمجھتے ہوئے ان سے ہر قسم کی برأت کا اظہار و اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام پر استقامت عطا فرمائیں۔ اس موقع پر حاجی ولی محمد آرائیں، مولانا عبدالخبیر ہزاروی، ملک حاجی لطف خان، ملک حاجی یار محمد اعوان، ملک اختر علی، حاجی عبدالغفور میمن، عبدالرشید، غلام مصطفیٰ میمن، ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی حکیم محمد سعید انجم راجپوت سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے نو مسلم محمد اکرم جٹ کو مکمل تعاون کا یقین دلایا گیا اور نو مسلم کو مبارکباد پیش کی۔

مسلمانوں کے قبرستان سے قادیانی مردہ کو باہر نکالا جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات فیصل آباد مولانا فقیر محمد نے فیصل آباد کے چک نمبر ۲۰۳/ر ب مانوالہ میں اہل اسلام کے قبرستان میں دفن شدہ قادیانی غیر مسلم ملک نذر ناپاک مردہ باہر نکالنے اور قبر کشائی کے احکام جاری کرنے پر ڈپٹی کمشنر فیصل آباد بابر حسن بھروانہ کے مستحسن فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہوتے ہوئے خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۸-سی مسلمانوں کے قبرستان کی توہین کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۷ تعزیرات پاکستان اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے پر ۱۶ ایم پی او کے تحت قادیانی مردہ کے لواحقین اور قادیانی مربی کے خلاف مقدمات چلائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹/ مئی ۱۹۷۶ء کو مولانا فقیر محمد کی تحریری یادداشت پر چک نمبر ۱۲۱ گ۔ب گوکھووال میں قادیانی مرزائیوں کے لئے الگ ضلعی انتظامیہ نے مرگھٹ بنایا تھا جبکہ قادیانی شرارت کے طور پر اپنے کافر ناپاک مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دبا دیتے ہیں جو قانوناً جرم ہے جبکہ چند سال قبل بھی چک نمبر ۲۰۹-ر-ب تھانہ صدر کے علاقہ میں مسلمانوں کے قبرستان میں دبایا گیا، ایک قادیانی مردہ باہر نکالا گیا تھا اور گوجرہ کے نزدیک ایک اور قادیانی مردہ باہر کیا گیا تھا مولانا فقیر محمد نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ تمام اہل اسلام کے قبرستانوں کے گیٹ پر نوٹس بورڈ لگایا جائے کہ قادیانی، مرزائی غیر مسلم ہیں ان کا ناپاک مردہ یہاں دفن کرنا منع ہے۔

••

ختم نبوۃ

تحریر: مفتی محمد ساجد قاسمی

علم کی تحصیل کے لئے علماء کرام کے مشقت آمیز اسفار

ایک حدیث کے لئے شام کا سفر:

مشہور صحابی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے سفر کا واقعہ بیان کرتے ہیں:

مجھے ایک حدیث کے بارے میں معلوم ہوا کہ میں وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی ہے، میں نے ایک اونٹ خریدا، اس پر کجاوا باندھا، ایک مہینے کا سفر طے کر کے سرزمین شام پہنچا، میں شام میں مقیم عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، میں دربان نے کہا اندر جاکر اطلاع دو جابر دروازے پر کھڑا ہے، دربان نے اندر جاکر اطلاع دی، آپ نے دربان سے پوچھا: جابر بن عبداللہ؟ دربان نے باہر آکر معلوم کیا پھر اندر جاکر بتایا ہاں جابر بن عبداللہ!

وہ باہر آئے، ملاقات کی اور معانقہ کیا، میں نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے قصاص سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو میں نے نہیں سنی، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں مجھے یا آپ کو موت آجائے اور میں حدیث نہ سن سکوں، چنانچہ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے وہ پوری حدیث سنائی۔ (تدریب الراوی ۲/۱۴۲)

میں پانچ ہزار کلو میٹر پیدل چلا:

ابو حاتم رازی اپنے متعلق فرماتے ہیں:

میں اپنے تعلیمی سفر میں ایک ہزار فرسخ (تقریباً پانچ ہزار کلو میٹر) پیدل چلا، اس کے بعد میں نے مسافت شمار نہیں کی۔

بحرین سے مصر، مصر سے رملہ، رملہ سے طرطوس پیدل گیا، ایک مرتبہ بصرہ میں زادراہ ختم ہوگیا، میں نے اپنے کپڑے فروخت کردیے لیکن اس سے کام نہ چل سکا اور دو دن بھوکا رہا، پھر میں نے اپنے ایک رفیق کو بتایا، جس نے میرا تعاون کیا۔

روزانہ ڈیڑھ سو کلو میٹر پیدل چلا:

ابو العلاء ہمدانی فرماتے ہیں:

میں نے تعلیم کے لئے بغداد کا سفر کیا، رات مسجدوں میں گزارتا تھا اور مکئی کی روٹی کھاتا تھا اپنی پشت پر کتابیں لاد کر روزانہ تیس فرسخ (ڈیڑھ سو کلو میٹر) پیدل چلتا تھا۔

سخت سردی کی وجہ سے انگلیاں کٹ گئیں:

عمر بن عبدالکریم بن رواسیؒ نے مختلف اسفار میں چھتیس سو مشائخ سے احادیث سنیں، ایک سفر میں سخت سردی کی وجہ سے کئی انگلیاں کٹ کر گئیں، اس وقت آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کے ذریعہ سردی سے بچاؤ کرتے۔ (تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۲۲۸)

جان پہ بن آئی:

عبداللہ بن خراش مروزی فرماتے ہیں:

تعلیمی اسفار کے دوران پانچ مرتبہ تک ایسا ہوا کہ میرے پاس پانی ختم ہوگیا، پیاس اتنی شدت سے لگی کہ میری جان پہ بن آئی۔ (میزان الاعتدال للذہبی ص ۲)

پیشاب میں خون اتر آیا:

محمد بن طاہر مقدسی اپنا حال بیان کرتے ہیں:

تحصیل حدیث کے اسفار میں مجھے دو مرتبہ خون کا پیشاب ہوا، ایک مرتبہ بغداد کے سفر میں اور ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں۔ میں سخت گرمی میں تپتی ہوئے ریت پر پیدل چل رہا تھا، گرمی میرے جسم میں سرایت کر گئی، جس کی وجہ سے پیشاب میں خون اتر آیا۔

تعلیمی سفر کے دوران میں کبھی سواری پر سوار نہیں ہوا، ہمیشہ اپنی کتابیں پشت پر باندھ کر پیدل چلتا تھا اور نہ میں نے کبھی کسی سے سوال کیا، بغیر سوال کے جو کچھ مل گیا اس پر گزر بسر کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۲۴۳)

ایک حدیث کے لئے شبانہ روز سفر:

سعید بن المسیب فرماتے ہیں:

میں ایک حدیث کے لئے شبانہ روز سفر کیا کرتا تھا۔ (البدایہ والنہایہ ۹/۱۱۱)

نئی آرا معلوم کرنے کے لئے بغداد

کا سفر :

اسحٰق بن منصورؒ مروزی امام احمدؒ کے شاگرد تھے، آپ نے امام احمدؒ سے کچھ فقہی مسائل لکھے اور اپنے وطن نیشاپور واپس آگئے، نیشاپور میں آپ کو معلوم ہوا کہ امام احمدؒ نے ان مسائل سے رجوع کر لیا، آپ نے مسائل کی کاپیاں ایک تھیلے میں رکھیں، تھیلا اپنی پشت پر رکھا، اور نیشاپور سے بغداد کا پیدل سفر کیا اور امام احمدؒ سے ان مسائل میں نئی آرا معلوم کیں، امام احمدؒ کو ان کو یہ طریقہ بہت پسند آیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ۲ / ۵۲۴)

اٹھارہ مرتبہ بصرہ کا سفر :

عبدان جوالیقی فرماتے ہیں :

میں نے ایوب سختیانیؒ کی حدیث کے لئے اٹھارہ مرتبہ بصرہ کا سفر کیا، جب بھی مجھے معلوم ہوتا کہ ان کی حدیث بصرہ میں کسی کے پاس مل سکتی ہے تو میں سفر کر کے اس کے پاس جاتا۔

تبریز سے معرۃ النعمان کا سفر :

خطیب تبریزیؒ نے اپنے وطن تبریز سے معرۃ النعمان کا سفر کیا، اپنے ساتھ ازہری کی کتاب تہذیب اللغۃ لی تاکہ وہاں کے ایک مشہور عالم کے پاس اس کی قرأت کریں۔

آپ نے کتاب ایک تھیلے میں رکھ لی، تھیلا پشت پر باندھ لیا، آپ کے پاس مالی استطاعت اتنی نہ تھی کہ کسی سواری کا نظم کر سکتے، چنانچہ سخت گرمی میں پیدل سفر کیا، پسینہ نکلا، کپڑے پسینے سے شرابور ہوگئے، تھیلا بھیگ گیا، کتاب بھی بھیگ گئی، بہت سے حروف مٹ گئے، دیکھنے والا یہ سمجھتا کہ کتاب کو پانی میں ڈبویا گیا ہے لیکن درحقیقت میں یہ خطیب تبریزیؒ کا پسینہ تھا جس نے کتاب کو اس حد تک متاثر کر دیا تھا۔ (وفیات الاعیان ۲ / ۲۲۳)

پہلا سفر سات سال تک جاری رہا :

ابو حاتم رازیؒ اپنے والد کے اسفار کے متعلق فرماتے ہیں، انہوں نے فرمایا :

تحصیل حدیث کے لئے میرا پہلا سفر سات سال تک جاری رہا، جو مسافت میں نے پیدل طے کی اس میں سے ایک ہزار فرسخ (تقریباً پانچ ہزار کلو میٹر) شمار کئے، جب مسافت ایک ہزار فرسخ سے زیادہ ہوگئی تو میں نے شمار کرنا چھوڑ دیا۔

یہ میرا پہلا سفر تھا جو میں نے اکیس سال کی عمر میں شروع کیا تھا اور سات سال تک جاری رہا، جس میں مختلف ممالک کے بائیس شہروں میں گیا، مکہ سے مدینہ کئی مرتبہ گیا اور کوفہ سے بغداد بے شمار مرتبہ گیا۔

مجھ سے کوئی علمی مرکز نہیں چھوٹا :

محمد اسحٰقؒ ارغیانی فرماتے ہیں :

کوئی علمی مرکز ایسا نہیں جہاں میں سماع حدیث کے لئے نہ پہنچا ہوں۔

میں صنعاء پہنچ کر حدیث سنوں گا :

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں :

ہم اور امام احمدؒ یمن کے امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانیؒ سے سماع حدیث کے لئے نکلے، بغداد سے یمن جانے والے راستے میں مکہ سے ہمارا گزر ہوا، حج کا زمانہ تھا، ہم لوگوں نے حج ادا کیا، دوران طواف عبدالرزاقؒ سے میری ملاقات ہوگئی جو پہلی مرتبہ اس سال حج کے لئے آئے تھے، میں نے انہیں بتلایا کہ میرے ساتھ اس سفر میں احمد بن حنبلؒ بھی ہیں، آپ نے احمدؒ کی بڑی تعریف کی اور دعائیں دیں۔

میں احمدؒ کے پاس گیا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہمارا خرچ بچا دیا، عبدالرزاقؒ سے سماع حدیث کروں گا میں صنعاء جاؤں گا، اپنی نیت تبدیل نہیں کروں گا۔

جب ہم لوگ حج ادا کر چکے تو صنعاء کا رخ کیا، صنعاء میں احمدؒ کے پاس زاد راہ ختم ہوگیا، عبدالرزاقؒ نے آپ کا تعاون کرنا چاہا آپ نے قبول نہیں کیا۔ (المنہج الاحمد فی ترجمۃ الامام احمد ۹ / ۳۹۳)

صرف ایک حدیث کے لئے کوفہ سے بصرہ کا سفر :

ابو معمر کوفیؒ نے صرف ایک حدیث کے سماع کے لئے کوفہ سے بصرہ کا سفر کیا (کوفہ اور بصرہ کے درمیان ساڑھے تین سو کلو میٹر کی مسافت ہے)

علم کے محافظ اور اسلام کے پاسبان :

منصور بن عمارؒ علماء کے تعلیمی اسفار کا حال اس طرح بیان کرتے ہیں :

وہ شہروں میں چکر لگاتے ہیں، ہر وادی اور گھاٹی طے کرتے ہیں، راتوں میں پڑھے ہوئے اسباق قلم بند کرتے ہیں یا لکھے ہوئے کی تصحیح کرتے ہیں، وہاں نہ کوئی عمدہ خواب گاہ ہے نہ نرم و گداز بستر، نیند کا غلبہ ہوتا ہے تو قلم ہاتھ سے چھوٹ جاتے ہیں، پھر یکایک اٹھ بیٹھتے ہیں، آنکھیں ہاتھوں سے مل کے دوبارہ لکھنا شروع کر دیتے ہیں، واقعہ یہ ہے کہ یہی علم کے محافظ ہیں اور اسلام کے پاسبان۔

☆☆..................☆☆

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدباب کیلئے کوششیں

- اندرون ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،
- اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی
- اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،
- چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دار المبلغین کا قیام
- انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،
- رد قادیانیت، نزول مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم،

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی نائب امیر مرکزیہ	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے پتے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122

اکاؤنٹ نمبر 3464- UBL حرم گیٹ برانچ ملتان، پنجاب بینک 310 - 7734NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340

اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.

REGD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

زیر سرپرستی

مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب دامت برکاتہم

مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت شاہ **نفیس الحسینی** دامت برکاتہم

سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

بتاریخ

۵ تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۱ھ

بمطابق

2 تا 25 نومبر 2000

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

(حضرت مولانا) **عزیز الرحمٰن** جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
چناب نگر 04524/212611 ملتان 061/514122